WED.01.April.2026
VOLUME: 22 NO: 78
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

روزنامہ ورقِ تازہ ناندیڑ
Established: May 1994 قائم شدہ: مئی

RNI No. MAHURD/2006/16935
پربھنی اور ناندیڑ سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروز بدھ 01/اپریل 2026
جلد: 21 شمارہ نمبر 78
12/شوال، المکرم 1447ھ
قیمت 3=00 روپے
صفحات: 4

# ورقِ تازہ

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in- waraquetazadaily@rediffmail.com
HON'RY EDITOR :Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)
اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے،بی۔ایڈ)

KG کنگن جویلرس
اسحاق ٹاور، صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔
الحاج قاضی نوید محی الدین صدیقی
M.: 9960532993
7249532993
KG KANGAN JEWELLERS
ہمارے پاس ترکش، کویتی، عربی سونے کے زیورات تیار اور آرڈر کے مطابق بنا کر دیے جاتے ہیں۔

## ایرانی پارلیمنٹ نے آبنائے ہرمز پر ٹول پلان منظور کرلیا

### امریکی اور اسرائیلی جہازوں پر پابندی

تہران: ۳۱/مارچ (ایجنسیز): مغربی ایشیا میں بڑھتی ہوئی جنگی کشیدگی کے دوران آبنائے ہرمز پر اپنا کنٹرول مضبوط کرنے کی کوشش میں ایران کی پارلیمانی سکیورٹی کمیٹی نے ایک نیا انتظامی منصوبہ منظور کرلیا ہے۔ وال اسٹریٹ جرنل کے مطابق اس منصوبے میں اس اہم توانائی راہداری سے گزرنے والے جہازوں پر ٹول ٹیکس عائد کرنے اور امریکی و اسرائیلی جہازوں کے داخلے پر پابندی لگانے کی تجاویز شامل ہیں۔ قومی سلامتی کمیشن کے ایک رکن کی جانب سے باضابطہ اعلان کردہ اس منصوبے میں سکیورٹی انتظامات کو مزید سخت بنانے، جہازوں کی حفاظت کے اصول، ماحولیاتی تحفظ کے اقدامات اور ٹول سسٹم کے نفاذ جیسے اہم نکات پر زور دیا گیا ہے۔ اس منصوبے کے تحت نہ صرف امریکی اور اسرائیلی جہازوں بلکہ ان تمام ممالک کے جہازوں پر بھی پابندی عائد کرنے کی تجویز دی گئی ہے جو ایران کے خلاف یکطرفہ پابندیوں میں شامل رہے ہیں۔ یہ منصوبہ آبنائے ہرمز پر ایران کی خودمختاری کو مزید مضبوط بنانے کے ساتھ ساتھ عمان کے ساتھ اس آبی گزرگاہ کے لیے ایک قانونی فریم ورک قائم کرنے کی کوشش بھی ہے۔ چند روز قبل امریکہ اور اسرائیل کی مشترکہ فوجی کارروائی کے بعد اسلامی انقلابی گارڈ کور کے ایک اعلیٰ عہدیدار نے آبنائے ہرمز کی جزوی بندش کا اعلان کیا تھا جس کے عالمی سطح پر بڑے اثرات مرتب ہوئے۔ آبنائے ہرمز دنیا کی مصروف ترین تیل بردار گزرگاہوں میں سے ایک ہے جہاں سے تقریباً بیس فیصد عالمی تیل اور مائع قدرتی گیس کی ترسیل ہوتی ہے۔ بی بی سی کی ایک رپورٹ کے مطابق اس بندش کے باعث عالمی توانائی بحران پیدا ہوا اور تیل و گیس کی قیمتوں میں نمایاں اضافہ دیکھنے میں آیا۔ اس سمندری رکاوٹ کے باعث بھارت میں ایل پی جی کی فراہمی بھی متاثر ہوئی کیونکہ ملک اپنی تقریباً نوے فیصد ضروریات اسی راستے سے پوری کرتا ہے۔ اس قلت کا اثر چھوٹے دکانداروں سے لے کر ریستوران مالکان تک وسیع طبقے پر پڑا۔ تاہم صورتحال کچھ ہی عرصے میں بہتر ہوگئی جب نندا دیوی اور شوالک سمیت کئی جہازوں کو، جو آبنائے ہرمز میں پھنسے ہوئے تھے، گزرنے کی اجازت دے دی گئی اور وہ چند ہفتے قبل بھارت پہنچ گئے۔

## آئینی ترمیمی بلز کو منظور کروانے کی بنیاد غلط ہے: کانگریس

نئی دہلی: کانگریس نے پیر کو مردم شماری کمشنر مرتیونجے کمار نارائن کا ایک بیان کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ حکومت جس بنیاد پر کچھ آئینی ترمیمی بلز کو جلد بازی میں منظور کروانے کی کوشش کر رہی ہے، وہ غلط ہے۔ بھارت کے رجسٹرار جنرل اور مردم شماری کمشنر مرتیونجے کمار نارائن نے پیر کو عوام سے اپیل کی کہ مردم شماری کرنے والوں کو درست معلومات فراہم کریں اور یقین دہانی کرائی کہ ذاتی ڈیٹا مکمل طور پر رازدارانہ رہے گا اور اسے کسی بھی ثبوت یا کسی اسکیم کے فائدے کے لیے استعمال نہیں کیا جاسکتا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ کئی ڈیٹا سیٹس 2027 میں شائع کیے جائیں گے۔ کانگریس کے جنرل سکریٹری جیرام رمیش نے ایک پوسٹ میں کہا: "آنے والے چند دنوں میں آئینی ترمیمی بلز کو اس بنیاد پر منظور کرنے کی کوشش کی جارہی ہے کہ مردم شماری کے نتائج 2029 کے بعد دستیاب نہیں ہوں گے۔" انہوں نے کہا، "رجسٹرار جنرل اور مردم شماری کمشنر کی جانب سے دی گئی یہ معلومات ثابت کرتی ہیں کہ یہ بنیاد غلط ہے۔" رمیش کا یہ بیان اس دوران سامنے آیا ہے جب حکومت خواتین کے تحفظ کے قانون میں ترمیم پر عام اتفاق رائے بنانے کی کوشش کر رہی ہے۔ حکومت یہ یقینی بنانے کے لیے بل پیش کرنے کی منصوبہ بندی کر رہی ہے کہ ستمبر 2023 میں منظور شدہ ناری شکتی وندن بل کو لوک سبھا اور اسمبلی حلقوں کے لیے حلقہ بندی کے عمل سے پہلے بھی نافذ کیا جاسکے۔ اس قانون کو سرکاری طور پر آئین (106 ویں ترمیم) ایکٹ کے نام سے جانا جاتا ہے۔

## درست علم برابری اور خدمت کی بنیاد بنتا ہے: نریندر مودی

گاندھی نگر: ۳۱/مارچ (ایجنسیز): وزیر اعظم نریندر مودی نے کہا ہے کہ جب علم درست ہوتا ہے تو وہ برابری اور خدمت کی بنیاد بن جاتا ہے۔ انہوں نے گجرات میں واقع کوبا تیرتھ کے مقام پر سمرات سمپرتی میوزیم کے افتتاح کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے اس کے فن تعمیر اور ڈیزائن کی تعریف کی اور کہا کہ یہ ہندوستان کی عظمت اور شناخت کو خوبصورتی سے پیش کرتا ہے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ میوزیم کی سات گیلریاں ہندوستان کی ثقافتی دولت اور تنوع کو ظاہر کرتی ہیں۔ پہلی گیلری میں نوپد یعنی نوجواہرات کا تعارف پیش کیا گیا ہے جن میں اریہنت سدھ آچاریہ اپادھیائے اور سادھو سنگھ شامل ہیں۔ اس میں سمیک درشن سمیک گیان سمیک چریتر اور سمیک تپ جیسے اصولوں کو اجاگر کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ تعلیمات انسان کو نظم و ضبط اور سچائی پر مبنی زندگی گزارنے کی ترغیب دیتی ہیں۔ ان کے مطابق جب انسان کا علم درست ہوتا ہے تو اس کا کردار بھی درست ہوتا ہے اور یہی چیز معاشرے میں برابری اور خدمت کی بنیاد بنتی ہے۔ اس موقع پر مہاویر جینتی کے تہوار کا ذکر کرتے ہوئے وزیر اعظم نے مہاویرا کو خراج عقیدت پیش کیا اور ملک کے عوام کو مبارکباد دی۔ انہوں نے کہا کہ وہ اس مقدس موقع پر اس روحانی مقام پر آکر خود کو خوش قسمت محسوس کرتے ہیں۔ وزیر اعظم نے کہا کہ ہندوستان میں علم ہمیشہ ایک بہتے ہوئے دریا کی طرح رہا ہے جہاں ہر دور میں تیرتھنکر اور مفکرین نے جنم لیا اور علم میں اضافہ ہوتا رہا۔ تاریخی حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ جہاں کچھ حکمرانوں نے طاقت اور تشدد کا راستہ اختیار کیا وہیں سمرات سمپرتی نے عدم تشدد کو فروغ دیا۔ انہوں نے سچائی چوری نہ کرنے اور ترک ملکیت جیسے اصولوں کو عام کیا اور حکومت کو خدمت کے جذبے کے ساتھ چلانے کا پیغام دیا۔ یہ میوزیم سمرات سمپرتی کے نام پر رکھا گیا ہے جو سمپرتی اور اشوکا کے پوتے تھے۔

## کیرالہ میں یو ڈی ایف کی حکومت بنے گی: اشوک گہلوت

جے پور: ۳۱/مارچ (ایجنسیز): کانگریس کے سینئر رہنما اشوک گہلوت نے پیر کو امید ظاہر کی کہ کیرالہ کے آئندہ اسمبلی انتخابات میں متحدہ جمہوری محاذ کی حکومت بنے گی۔ کیرالہ روانہ ہونے سے پہلے میڈیا سے بات کرتے ہوئے گہلوت نے کہا کہ گزشتہ 70 برسوں سے ریاست میں باری باری سے ایل ڈی ایف اور یو ڈی ایف کی حکومت بنتی رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پچھلی بار ایسا ماحول بنایا گیا کہ جیسے کووڈ-19 وبا کے دوران کام صرف ایل ڈی ایف حکومت نے ہی کیا ہو، جبکہ راجستھان میں کانگریس حکومت نے بہتر کام کیا تھا، اس کے باوجود کانگریس دوبارہ اقتدار میں نہیں آسکی۔ راجستھان کے سابق وزیر اعلیٰ نے کہا کہ انتخابات میں ہار جیت ہوتی رہتی ہے، لیکن اس بار یو ڈی ایف کی جیت کی پوری امید ہے۔ قابل ذکر ہے کہ کیرالہ اسمبلی انتخابات کے لیے 9 اپریل کو ووٹنگ ہونی ہے۔ کیرالہ کے وزیر اعلیٰ کی جانب سے کانگریس پر "نرم ہندوتوا" کا الزام لگانے پر گہلوت نے کہا کہ ایسے بیانات آتے رہتے ہیں اور یہ بائیں بازو کی جماعتوں کی سیاسی حکمت عملی کا حصہ ہے۔ مغربی بنگال کی وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی کے اپنی جان کو خطرہ ہونے سے متعلق بیان پر گہلوت نے تشویش ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ ملک میں موجودہ ماحول فکر انگیز ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ مرکزی ایجنسیوں کا غلط استعمال ہو رہا ہے اور جمہوری اداروں پر دباؤ بڑھ رہا ہے۔ گہلوت نے کہا کہ ملک میں جمہوریت کی حالت پر سنجیدہ سوالات کھڑے ہو رہے ہیں اور اس پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔

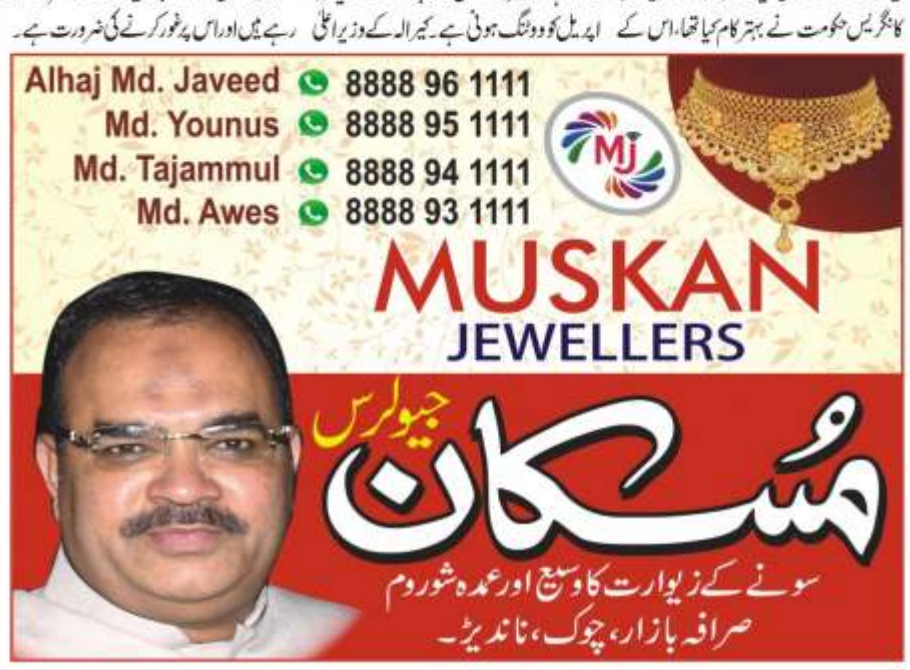


## جنوبی لبنان میں 4 اسرائیلی فوجی ہلاک

تل ابیب: ۳۱/مارچ (ایجنسیز): اسرائیلی فوج نے منگل کے روز تصدیق کی ہے کہ جنوبی لبنان میں جھڑپوں کے دوران 4 فوجی ہلاک ہو گئے ہیں۔ فوج کے مطابق ہلاک ہونے والوں میں کیپٹن نوم مدنی اسٹاف سارجنٹ بین کوہن اور اسٹاف سارجنٹ میکسیم اینٹس شامل ہیں جبکہ چوتھے فوجی کا نام تاحال ظاہر نہیں کیا گیا۔ اس واقعے میں 2 مزید فوجی زخمی بھی ہوئے جن میں ایک کی حالت تشویشناک بتائی جارہی ہے جبکہ دوسرے کو درمیانی نوعیت کی چوٹیں آئی ہیں۔ فوج کا کہنا ہے کہ تمام متاثرہ خاندانوں کو اطلاع دے دی گئی ہے۔ رپورٹ کے مطابق 28 فروری سے شروع ہونے والے آپریشن روئرنگ لائن کے بعد سے اب تک لبنان میں لڑائی کے دوران 9 اسرائیلی فوجی ہلاک ہو چکے ہیں۔ جنگ کے آغاز سے اب تک لبنان اور ایران کی جانب سے راکٹ اور میزائل حملوں میں 22 شہری بھی جان گنوا چکے ہیں۔ حالیہ واقعے میں شمالی اسرائیل کے شہر نہاریا میں 43 سالہ یوری پیریز ایک راکٹ حملے میں ہلاک ہو گئے جبکہ 25 افراد زخمی ہوئے۔ دوسری جانب اسرائیلی وزیر اعظم بنجمن نیتن یاہو نے کہا ہے کہ ایران کے خلاف جاری امریکی اسرائیلی فوجی کارروائی اپنے ہدف کے نصف سے آگے بڑھ چکی ہے۔

## نالندہ کے مندر میں بھگدڑ، 8/ہلاک، متعدد زخمی، انتظامیہ پر اٹھے سوال

### 'کوئی انتظام نہیں تھا، کوئی پولیس نہیں تھی'، بھگدڑ میں زندہ بچنے والوں نے بتایا حال

نالندہ: ۳۱/مارچ (ایجنسیز): بہار کے ضلع نالندہ کے مکھدا گاؤں میں واقع شیتلا ماتا مندر میں پوجا کے دوران بھگدڑ مچنے سے کم از کم 8 افراد ہلاک ہو گئے جبکہ ایک درجن سے زائد لوگ زخمی ہو گئے۔ زخمیوں میں کئی کی حالت تشویشناک بتائی جارہی ہے۔ حکام کے مطابق ہر منگل کی طرح آج بھی مندر میں میلہ لگا ہوا تھا اور زیادہ بھیڑ ہونے کے باعث یہ حادثہ پیش آیا۔ یہ مندر دیپن نگر تھانہ علاقے کے تحت آتا ہے۔ لاہری اور دیپن نگر تھانوں کے اہلکاروں کے ساتھ بہار شریف کے سب ڈویژنل مجسٹریٹ بھی موقع پر پہنچ گئے اور صورتحال کا جائزہ لیا۔ صورتحال کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے اطراف میں لگے میلے کی دکانوں کو بند کرنے کے احکامات جاری کر دیے گئے۔ واقعے کے بعد علاقے میں اب بھی افراتفری کا ماحول ہے اور لوگ جان بچانے کے لیے ادھر ادھر بھاگتے نظر آئے جبکہ پولیس بھیڑ کو قابو میں کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ موقع پر موجود عقیدت مندوں نے کہا کہ پولیس کی مناسب تعیناتی نہ ہونے کی وجہ سے یہ حادثہ پیش آیا۔ مقامی شخص للت کمار نے بتایا کہ آج مہاویر جینتی اور منگل ہونے کی وجہ سے بہت زیادہ بھیڑ تھی۔ بیریکیڈ ٹوٹ گئے اور اچانک بھگدڑ مچ گئی۔ لوگوں کا کہنا ہے کہ وہاں پولیس موجود نہیں تھی۔ ایک خاتون ہٹی تو اندر سے لاشیں اور خون دیکھ کر سب دہل گئے۔" یہ بیان نالندہ کے بہار شریف میں ملحقہ دیوی شیتلا ماتا مندر میں مچی بھگدڑ کے بعد بچ جانے والے ایک شخص کا ہے۔ کئی زخمی لوگ شیتلا مندر بھگدڑ معاملہ میں اپنے سخت ردعمل کا اظہار کر رہے ہیں۔ بیانات سے ان کا درد، خوف اور غصہ پوری طرح ظاہر ہو رہا ہے۔ غصہ اس بات پر بہت زیادہ ہے کہ جب سب کچھ ختم ہوگیا اس کے بعد پولیس آئی، اور پھر تماشہ دیکھنے والے بھی آگئے، ویڈیو بنانے والے بھی۔ بھگدڑ میں زخمی ہونے والی ریتا دیوی نے روتے ہوئے کہا کہ "ہم 4 سہیلیاں مندر آئی تھیں۔ اچانک بھگدڑ مچ گئی۔ میری ایک سہیلی زمین پر گر گئی۔ جب تک ہم کچھ سمجھ پاتے، لوگ اس کے اوپر چڑھ کر ادھر ادھر بھاگنے لگے۔ دبنے سے اس کی موت ہوگئی۔ ہمارا سب کچھ ختم ہوگیا۔" عقیدت مند رینا رائے نے کہا کہ یہاں قطار کا انتظام تھا لیکن کوئی بھی انتظار کرنے کو تیار نہیں تھا جس کی وجہ سے بھگدڑ مچ گئی۔ یہ میلہ ہر منگل کو لگتا ہے اور یہ واقعہ انتظامیہ کی ناکامی کو ظاہر کرتا ہے۔ بہار کے نائب وزیر اعلیٰ سمرت چودھری نے سوشل میڈیا پر اس واقعے کو انتہائی افسوسناک قرار دیا اور ہلاک و زخمی ہونے والوں کے اہل خانہ سے تعزیت کا اظہار کیا۔ دریں اثنا صدر دروپدی مرمو آج بہار کے راجگیر پہنچنے والی ہیں جہاں وہ نالندہ یونیورسٹی کے دوسرے کانووکیشن میں بطور مہمان خصوصی شرکت کریں گی۔ "کوئی انتظام نہیں تھا، کوئی پولیس نہیں تھی۔ کوئی دیکھنے والا نہیں تھا۔ ایک بار کسی نے شور مچایا اور سب بھاگنے لگے۔ کون کس پر چڑھا، کون کس کو کچل گیا کسی کو کچھ پتہ نہیں چلا۔ جب پوری بھیڑ ہٹی تو اندر سے لاشیں اور خون دیکھ کر سب دہل گئے۔" یہ بیان نالندہ کے بہار شریف میں ملحقہ دیوی شیتلا ماتا مندر میں مچی بھگدڑ کے بعد بچ جانے والے ایک شخص کا ہے۔ کئی زخمی لوگ شیتلا مندر بھگدڑ معاملہ میں اپنے سخت ردعمل کا اظہار کر رہے ہیں۔ بیانات سے ان کا درد، خوف اور غصہ پوری طرح ظاہر ہو رہا ہے۔ غصہ اس بات پر بہت زیادہ ہے کہ جب سب کچھ ختم ہوگیا اس کے بعد پولیس آئی، اور پھر تماشہ دیکھنے والے بھی آگئے، ویڈیو بنانے والے بھی۔ بھگدڑ میں زخمی ہونے والی ریتا دیوی نے روتے ہوئے کہا کہ "ہم 4 سہیلیاں مندر آئی تھیں۔ اچانک بھگدڑ مچ گئی۔ میری ایک سہیلی زمین پر گر گئی۔ جب تک ہم کچھ سمجھ پاتے، لوگ اس کے اوپر چڑھ کر ادھر ادھر بھاگنے لگے۔ دبنے سے اس کی موت ہوگئی۔ ہمارا سب کچھ ختم ہوگیا۔" سونم کماری نے کہا کہ "میں اپنی ماں کے ساتھ مندر درشن کرنے آئی تھی۔ بھیڑ بہت زیادہ تھی۔ ہم کافی دیر سے قطار میں لگے تھے۔ ماں آگے چلی گئی۔ میں انہیں منع کر رہی تھی کہ آگے مت جاؤ ممی، لیکن ماں نے میری بات نہیں سنی۔ اسی دوران بھگدڑ مچنے کی وجہ سے ماں کی جان چلی گئی۔" بھگدڑ کے بعد خواتین نے انتظامیہ پر شدید لاپروائی کا الزام عائد کیا ہے۔ عینی شاہد رینا رائے نے الزام لگایا کہ انتظامیہ کی لاپروائی کے سبب یہ حادثہ ہوا۔ اتنی بھیڑ ہونے کے باوجود کوئی دیکھنے والا نہیں تھا۔ پولیس موجود نہیں تھی۔ پہلے درشن کرنے کی کوشش میں لوگ آگے بڑھنے لگے۔ انتظامیہ لوگوں کی بھیڑ کو قابو میں نہیں رکھ سکی، اسی لیے یہ حادثہ پیش آیا۔ مندر میں درشن کرنے پہنچے پنچ کمار نے کہا کہ "ہم ڈھائی گھنٹے سے لائن میں کھڑے تھے۔ منگل کی صبح 30.6 بجے ہی لائن میں لگ گیا تھا۔ مندر انتظامیہ کی طرف سے کوئی انتظام نہیں تھا۔ ضلع انتظامیہ کی طرف سے بھی خاص بندوبست نہیں تھا۔ پچاس میٹر لمبی لائن میں کھڑے لوگوں کو درشن کرنے میں دو گھنٹے لگ رہے تھے۔ گرمی کی وجہ سے لوگوں کا برا حال ہو رہا تھا۔" پنچ کمار نے الزام لگایا کہ کچھ لوگوں کو پیسے لے کر گربھ گرہ میں داخل کرایا جارہا تھا۔

## سادہ لوح قبائلیوں کے سامنے غلط بیانیہ پیش کیا گیا تھا: امت شاہ

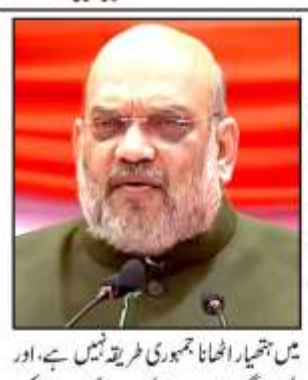

نئی دہلی: ۳۱/مارچ (ایجنسیز): مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے پیر کو لوک سبھا میں کہا کہ ملک میں نکسل واد (ماؤ نواز انتہاپسندی) کی بنیادی وجہ ترقی کی کمی، غربت یا ناانصافی نہیں بلکہ ایک خاص نظریہ ہے۔ انہوں نے بائیں بازو کی انتہاپسندی سے ملک کو آزاد بنانے کی کوششوں پر بحث کا جواب دیتے ہوئے یہ بھی کہا کہ نریندر مودی حکومت کے دوران دفعہ 370 کا خاتمہ، رام مندر کی تعمیر اور کئی بڑے کام انجام دیے گئے ہیں، اور اب نکسل سے پاک بھارت بھی اسی حکومت کے دور میں بننے جارہا ہے۔ امت شاہ نے کہا کہ سادہ لوح قبائلیوں کے سامنے یہ غلط بیانیہ پیش کیا گیا تھا کہ یہ لڑائی انہیں انصاف دلانے اور ان کے حقوق کے لیے لڑی جارہی ہے۔ انہوں نے زور دیتے ہوئے کہا، "نکسل واد کی بنیادی وجہ ترقی کی کمی، غربت یا ناانصافی نہیں بلکہ نظریہ ہے۔" وزیر داخلہ نے کہا کہ ناانصافی کی صورت میں ہتھیار اٹھانا جمہوری طریقہ نہیں ہے، اور ایسی سرگرمیاں مودی حکومت کے دوران کسی صورت قبول نہیں کی جائیں گی۔ انہوں نے کہا، "بستر کے علاقے کے لوگ سرکاری سہولیات سے محروم رہ گئے تھے کیونکہ وہاں سرخ دہشت کی چھایا تھی۔ آج وہ چھایا ختم ہوگئی ہے اور بستر ترقی کر رہا ہے۔" انہوں نے کانگریس پر تنقید کرتے ہوئے سوال اٹھایا کہ اگر 70 برسوں میں قبائلی ترقی سے محروم رہے تو اس کے ذمہ دار کون ہیں؟ شاہ نے کہا کہ مودی حکومت کے دوران مکمل متاثرہ علاقوں میں بھی ترقی پہنچی ہے۔ انہوں نے کہا کہ کئی اہم کام مودی حکومت کے دور میں ہوئے ہیں اور نکسل واد سے پاک بھارت کی تشکیل بھی اسی دور میں ہو رہی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ نکسل واد اور انتہاپسندی کے خاتمے کا مکمل کریڈٹ نیم فوجی دستوں، خاص طور پر کوبرا بٹالین، مرکزی ریزرو پولیس فورس (CRPF)، ریاستی پولیس اور مقامی قبائلیوں کو جاتا ہے۔ وزیر داخلہ نے کچھ اپوزیشن ارکان پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ شہید بھگت سنگھ اور برسا منڈا کا موازنہ نکسلوں سے کرنے کی کوشش کی گئی، جو بالکل غلط ہے۔ انہوں نے کہا کہ نکسلوں نے ریڈ کوریڈور اس لیے منتخب کیا کیونکہ وہاں حکومتی نظام کی رسائی کم تھی۔ وزیر داخلہ نے کہا کہ بائیں بازو کے شدت پسندوں نے متاثرہ علاقوں میں ترقی کو پہنچنے نہیں دیا، جبکہ اب مودی حکومت ترقی کو گھر گھر پہنچا رہی ہے۔

## کیا بائیں بازو کی انتہاپسندی کی جگہ دائیں بازو کی انتہاپسندی لے گی؟ اویسی

نئی دہلی: ۳۱/مارچ (ایجنسیز): آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین (اے آئی ایم آئی ایم) کے رکن پارلیمنٹ اسد الدین اویسی نے پیر کو لوک سبھا میں حکومت سے سوال کیا کہ کیا ملک میں دائیں بازو کی انتہاپسندی، بائیں بازو کی انتہاپسندی کی جگہ لے لے گی۔ بائیں بازو کی انتہاپسندی سے ملک کو آزاد کرنے کی کوششوں پر بحث میں حصہ لیتے ہوئے اویسی نے کہا کہ ملک میں سب سے بڑی آبادی نوجوانوں کی ہے اور بنگلہ دیش و نیپال کے حالیہ واقعات سے سبق لینے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا، "بنگلہ دیش اور نیپال بار بار یہ کہہ رہے ہیں کہ انقلاب وہاں حکومت بدلنے کے لیے نہیں بلکہ نظام میں بہتری کے لیے لایا گیا تھا۔" اویسی نے کسی دائیں بازو کی تنظیم کا نام لیے بغیر الزام لگایا کہ فرضی انکاؤنٹر، گھروں کو مسمار کرنا اور قبائلیوں و مسلمانوں کی عزت کو مجروح کرنے کا ماحول وہ تنظیمیں بنا رہی ہیں جو شدت پسند نظریات پر یقین رکھتی ہیں، اور حکومت ان کی حمایت کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا، "میں حکومت سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا دائیں بازو کی انتہاپسندی، بائیں بازو کی انتہاپسندی کی جگہ لے گی؟" انہوں نے مزید سوال کیا: "کیا آپ اس شدت پسند نظریے پر روک لگائیں گے؟" اے آئی ایم آئی ایم کے رکن پارلیمنٹ نے بالواسطہ طور پر آسام کی بی جے پی حکومت پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ ملک میں مسلمانوں کی بڑی نوجوان آبادی ہے اور بعض بیانات ایسے دیے جارہے ہیں جن سے انہیں ریاست چھوڑنے پر مجبور کرنے کا ماحول بنتا ہے۔ انہوں نے کہا: "یہ درست نہیں ہے اور یہ بھی ایک طرح کی انتہاپسندی ہے۔"

## مسلمانوں کو او بی سی کے فوائد سے محروم کرنے کا شر انگیز مطالبہ، پارلیمنٹ میں ہنگامہ

دہلی: ۳۱/مارچ (ایجنسیز): پیر کو راجیہ سبھا میں اس وقت زبردست ہنگامہ ہوا اور اپوزیشن نے احتجاجاً واک آؤٹ کیا جب بی جے پی کے رکن پارلیمنٹ اور او بی سی مورچہ کے قومی صدر کے لکشمن نے الزام عائد کیا کہ اپوزیشن کے اقتدار والی کچھ ریاستیں ووٹ بینک کی سیاست کھیلنے مسلمانوں کو او بی سی کے زمرہ میں شامل کر کے ریزرویشن کے فوائد دے رہی ہیں۔ اپوزیشن نے وقفہ صفر میں کے لکشمن کے تبصرے پر سخت اعتراض کیا۔ بالخصوص مسلمانوں کو او بی سی کی فہرست میں شامل کرنے کو روکنے کے مطالبے پر برہمی کا اظہار کیا گیا۔ او بی سی ریزرویشن کو مسلمانوں کی منہ بھرائی قرار دینے کا جواب دیتے ہوئے کانگریس نے یاد دلایا کہ وزیر اعظم نریندر مودی خود مسلم برادریوں کے او بی سی ہونے کا اعتراف کئی بار کر چکے ہیں۔ دوسری طرف بی جے پی رکن پارلیمنٹ نے دعویٰ کیا کہ یہ او بی سی ریزرویشن کا غلط استعمال ہے اور حکومت پر زور دیا کہ وہ ایک جامع جائزہ لے۔ کے لکشمن کے اس تبصرے پر ایوان میں زوردار ہنگامہ آرائی ہوئی۔ لکشمن نے دعویٰ کیا کہ کرناٹک، تمل ناڈو، مغربی بنگال، کیرالا اور تلنگانہ جیسی ریاستوں نے ریزرویشن کے فوائد پہنچانے کے لیے مسلمانوں کو او بی سی زمرے میں شامل کیا ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ اس طرح کے اقدامات آئینی دفعات سے بالاتر ہیں کیونکہ آئین مذہب کی بنیاد پر ریزرویشن کی اجازت نہیں دیتا اور بی آر امبیڈکر نے ایسی پالیسیوں کی مخالفت کی تھی۔ تمل ناڈو میں او بی سی کی فہرست میں مسلمانوں کو ساڑھے تین فیصد ریزرویشن دیے جانے کا حوالہ دیکر لکشمن نے دعویٰ کیا کہ یہ او بی سی مخالف عمل ہے اور الزام لگایا کہ سیاسی فائدے کے لیے ریزرویشن پالیسیوں کو مسخ کیا جارہا ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ حیدرآباد میونسپل انتخابات میں مسلمان او بی سی کے ریزرویشن سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ کانگریس نے راجیہ سبھا میں بی جے پی لیڈر کے بیان پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ ایک طرف کانگریس پر پسماندگی کی بنیاد پر ریزرویشن فراہم کرنے کے معاملے پر مسلمانوں کی خوشامدی کا الزام عائد کیا جارہا ہے، دوسری طرف وزیر اعظم مودی خود مسلم برادریوں کے او بی سی ہونے کا اعتراف کر رہے ہیں۔ کانگریس لیڈر جے رام رمیش نے ۹/فروری ۲۰۲۲ کو خود وزیر اعظم کے بیان کا ویڈیو بھی شیئر کیا جس میں وہ کہہ رہے ہیں کہ گجرات میں مسلمانوں کی ۷۰/ذاتیں او بی سی ہیں۔

## ممتا بنرجی نے پھر الیکشن کمیشن کو لکھا خط

کلکتہ: ۳۱/مارچ (ایجنسیز): مغربی بنگال میں اسمبلی انتخاب کے پیش نظر سیاسی سرگرمیاں تیز ہو چکی ہیں۔ سیاسی پارٹیاں ایک دوسرے کے خلاف خوب بیان بازیاں کر رہی ہیں اور الیکشن کمیشن سے شکایتوں کا دور بھی جاری ہے۔ اس درمیان وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی نے چیف الیکشن کمشنر کو خط لکھ کر ریاست میں جمہوری عمل کو پہنچ رہے ممکنہ نقصان کے تئیں اپنی فکر ظاہر کی ہے۔ ممتا بنرجی نے پہلے بھی الیکشن کمیشن کو خط لکھ چکی ہیں اور تازہ خط میں الزام عائد کیا ہے۔

حج تربیتی کیمپ

تمام عازمین حج کو یہ اطلاع دیتے ہوئے مسرت ہو رہی ہے کہ ہر سال کی طرح اس سال بھی ایک حج تربیتی کیمپ رکھا گیا ہے۔

مہمان خصوصی
حضرت علامہ مولانا قاضی
سید شاہ مصطفیٰ علی صوفی المعروف سعید پاشاہ قادری صاحب قبلہ
و
حضرت علامہ مولانا قاضی
مرتضیٰ علی صوفی المعروف حیدر پاشاہ قادری صاحب قبلہ

بتاریخ
۲/اپریل ۲۰۲۶ء
بروز جمعرات صبح ۱۰:۳۰ تا نماز عصر

بمقام
شالیمار کنونشن ہال
مال لیکوری روڈ، بگلور ناکہ ناندیڑ

اپیل: تمام عازمین حج سے گزارش ہے کہ اس کیمپ میں وقت مقررہ پر حاضر ہو کر استفادہ حاصل کریں۔

حج تربیتی کیمپ

بتاریخ و وقت
2 اپریل 2026 بروز جمعرات صبح 10:30 بجے سے نماز عصر تک
بمقام : شالیمار کنونشن ہال مالٹیکڈی روڈ، دیگلور ناکہ ناندیڑ
موبائل 9422873191

## دلائی لامہ نے مغربی ایشیا تنازع پر پوپ کی اپیل کی حمایت کی

دھرم شالا: ۳۱/مارچ (ایجنسیز): مغربی ایشیا میں بڑھتی ہوئی کشیدگی کے درمیان تبت کے روحانی پیشوا دلائی لامہ نے منگل کے دن پوپ لیو چودہ کی امن کی اپیل کی حمایت کی۔ دلائی لامہ نے ایکس پر اپنے بیان میں کہا کہ تمام مذاہب رواداری اور امن کی تعلیم دیتے ہیں اور تشدد کی مذمت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں پوپ لیو کی پام سنڈے کی عبادت کے دوران کی گئی امن کی مضبوط اپیل کی دل سے تائید کرتا ہوں۔ ان کی جانب سے ہتھیار ڈالنے اور تشدد چھوڑنے کی بات نے مجھے گہرائی سے متاثر کیا کیونکہ یہ تمام بڑے مذاہب کی بنیادی تعلیمات کی عکاسی کرتی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ چاہے ہم عیسائیت بدھ مت اسلام ہندو مت یا یہودیت کو دیکھیں یا دنیا کے کسی بھی بڑے مذہب کو دیکھیں پیغام ایک ہی ہے۔ محبت ہمدردی رواداری اور خود نظم و ضبط۔ تشدد کی ان تعلیمات میں کوئی جگہ نہیں ہے۔ تاریخ نے بار بار ثابت کیا ہے کہ تشدد صرف مزید تشدد کو جنم دیتا ہے اور یہ کبھی بھی پائیدار امن کی بنیاد نہیں بن سکتا۔ دلائی لامہ نے کہا کہ تنازعات کا حل ب

2

روزنامہ ورقِ تازہ

حالاتِ حاضرہ

दैनिक वरक-ए-ताजा

01 April 2026


# ورقِ تازہ

01 April 2026 اداریہ

## انسانی جانوں کا زیاں

نالندہ کے شیتلا دیوی مندر میں پیش آنے والا دلخراش واقعہ جس میں آٹھ خواتین عقیدت مندوں کی المناک موت واقع ہوئی، ریاستی انتظامیہ کی مجرمانہ غفلت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ یہ سانحہ اس وقت پیش آیا جب پورا ضلع صدرِ جمہوریہ اور وزیرِ اعلیٰ کے استقبال کی تیاریوں میں مگن تھا، اور عام شہریوں کو ان کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا گیا تھا۔ یہ انتہائی افسوسناک ہے کہ جہاں ایک طرف نالندہ یونیورسٹی کا یومِ تاسیس منایا جا رہا تھا، وہیں چند کلومیٹر کے فاصلے پر معصوم جانیں انتظامیہ کی بدانتظامی کی بھینٹ چڑھ رہی تھیں۔ کسی بھی بڑے مذہبی اجتماع یا میلے سے قبل اس کے ممکنہ ہجوم کا اندازہ لگانا اور حفاظتی انتظامات کرنا ضلعی انتظامیہ کی بنیادی ذمہ داری ہوتی ہے۔ مگھرا گاؤں کے اس مندر میں ہر منگل کو ہزاروں افراد جمع ہوتے ہیں، اور چیتر کا آخری منگل ہونے کے ناطے یہ طے تھا کہ بھیڑ بے قابو ہو سکتی ہے۔ اس کے باوجود نہ تو وہاں مناسب بیریکیڈنگ کی گئی اور نہ ہی عقیدت مندوں کی آمد و رفت کے لیے کوئی الگ راستہ بنایا گیا۔ جب انتظامیہ کو معلوم تھا کہ پورا سرکاری عملہ وی آئی پی ڈیوٹی پر مامور ہے، تو اس حساس مقام کو لاوارث کیوں چھوڑا گیا؟ عینی شاہدین کے بیانات سے جو تصویر ابھرتی ہے وہ رونگٹے کھڑے کر دینے والی ہے۔ زندہ بچ جانے والے افراد کا یہ کہنا کہ وہاں ایک بھی پولیس اہلکار موجود نہیں تھا، ریاست کے سکیورٹی نظام پر ایک بڑا سوالیہ نشان ہے۔ جب بھیڑ بے قابو ہوئی اور لوگ ایک دوسرے کو کچلنے لگے، تو اس وقت نظام کو سنبھالنے والا کوئی نہیں تھا۔ یہ کیسی ستم ظریفی ہے کہ ایک طرف تو جدید ٹیکنالوجی اور سمارٹ سٹی کے دعوے کیے جاتے ہیں، لیکن دوسری طرف ہزاروں کے ہجوم کو منظم کرنے کے لیے ایک سادہ سا ''کلاؤڈ مینجمنٹ'' پلان تک موجود نہیں ہوتا۔

مندر انتظامیہ پر لگنے والے الزامات مزید سنگین ہیں۔ عقیدت مندوں نے الزام لگایا کہ گربھ گرہ میں داخلے کے لیے پیسے لیے جا رہے تھے، یعنی عقیدت اب ایک منافع بخش کاروبار بن چکی ہے۔ جب مذہب کے نام پر پیسوں کا لین دین حاوی ہو جائے تو نظم و ضبط خود بخود دم توڑ دیتا ہے۔ ڈھائی ڈھائی گھنٹے تک گرمی میں لائنوں میں لگے لوگوں کے صبر کا پیمانہ لبریز ہونا فطری تھا، لیکن انتظامیہ نے اس بے چینی کو محسوس کرنے کے بجائے اپنی آنکھیں موندے رکھیں۔ ہم اکثر دیکھتے ہیں کہ حادثے کے بعد انتظامیہ کی دوڑیں لگ جاتی ہیں، ایمبولینسیں پہنچتی ہیں اور بڑے افسران جائے وقوعہ کا دورہ کرتے ہیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ یہ مستعدی حادثے سے پہلے کیوں نہیں دکھائی جاتی؟ کیا آٹھ خواتین کی موت کا انتظار کیا جا رہا تھا؟ نالندہ کا یہ واقعہ ثابت کرتا ہے کہ ہماری حکومتوں کے لیے عام آدمی کی زندگی کی کوئی وقعت نہیں ہے۔ جب تک کوئی بڑا سانحہ پیش نہ آئے، فائلیں حرکت میں نہیں آتیں اور نہ ہی حفاظتی اقدامات پر غور کیا جاتا ہے۔ بھگدڑ میں زندہ بچ جانے والی خواتین کے لرزتے ہوئے الفاظ اور آنکھوں کے آنسو اس کرب کا اظہار کر رہے ہیں جو انہوں نے اس وقت محسوس کیا جب ان کے اپنے پیارے ان کے سامنے دم توڑ رہے تھے۔ ریتا دیوی اور سونم کماری کی داستانیں محض انفرادی دکھ نہیں ہیں، بلکہ یہ اس پورے نظام کی ناکامی کا نوحہ ہیں۔ وہ مائیں جو اپنے بچوں کے ساتھ درشن کے لیے آئی تھیں، انہیں یہ علم نہیں تھا کہ انتظامیہ کی نااہلی ان کی زندگی کا آخری سفر ثابت ہوگی۔ ایک گھنٹے تک لوگ اپنے پیاروں کو تلاش کرتے رہے لیکن وہاں کوئی پوچھنے والا نہیں تھا۔ یہ انتظامیہ کی اخلاقی پستی کی انتہا ہے کہ حادثے کے بعد بھی راحت رسانی کے کاموں میں تاخیر ہوئی۔ کیا ہم اتنے بے حس ہو چکے ہیں کہ اب انسانی جانوں کا زیاں محض ایک شماریاتی ڈیٹا بن کر رہ گیا ہے؟ ہر حادثے کے بعد چند لاکھ روپے کا معاوضہ دے کر خاموشی اختیار کر لینا اب ایک روایت بن چکی ہے، لیکن کیا کوئی معاوضہ ان یتیم ہونے والے بچوں اور اجڑنے والے گھروں کی تلافی کر سکتا ہے؟

نالندہ یونیورسٹی کا جشن اور صدرِ مملکت کا دورہ اپنی جگہ اہم ہو سکتا ہے، لیکن کیا ریاست کی پوری مشینری کو صرف ایک مقام پر مرکوز کر دینا دانشمندی ہے؟ کیا عام شہریوں کا تحفظ ریاست کی ترجیح نہیں ہونی چاہیے؟ یہ واقعہ چیخ چیخ کر کہہ رہا ہے کہ پروٹوکول کی چمک دمک میں انسانی جانوں کی شمعیں گل ہو رہی ہیں۔ اگر سکیورٹی کا تھوڑا سا حصہ بھی مندر کے پاس تعینات ہوتا، تو شاید یہ آٹھ خواتین آج اپنے گھروں میں بخیریت ہوتیں۔ محض رسمی تحقیقات اور معطلیوں سے آگے بڑھ کر ٹھوس اقدامات کیے جانے چاہئیں۔ مذہبی مقامات اور عوامی اجتماعات کے لیے ایک مستقل اور سخت سیکیورٹی پروٹوکول وضع ہونا چاہیے جس کی خلاف ورزی پر صرف چھوٹے اہلکار ہی نہیں بلکہ ضلعی سربراہان کو بھی جوابدہ بنایا جائے۔ جب تک بڑے افسران کی جوابدہی طے نہیں ہوگی، اس طرح کے خونی واقعات رونما ہوتے رہیں گے اور معصوم لوگ اپنی عقیدت کی قیمت اپنی جان دے کر چکاتے رہیں گے۔ حکومت کو چاہیے کہ وہ اس واقعے سے سبق حاصل کرے اور صرف نالندہ ہی نہیں بلکہ پوری ریاست کے تمام حساس مقامات کا ازسرِ نو سیکیورٹی آڈٹ کرائے۔ عوام کی جان و مال کا تحفظ کسی بھی حکومت کا اولین فریضہ ہے، اور اگر وہ اس میں ناکام رہتی ہے تو اسے اقتدار میں رہنے کا کوئی اخلاقی حق نہیں ہے۔ نالندہ کی یہ بھگدڑ دراصل انتظامیہ کے ضمیر پر ایک بدنما داغ ہے جسے صرف انصاف اور مستقبل میں بہتر انتظامات کے ذریعے ہی دھویا جا سکتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

## تیل کا بطور ہتھیار استعمال، تاریخ کا سبق اور ایران جنگ!

## کیا یہ ٹرمپ کا سویز بحران ہے؟

نک ایرکسن

سی کے مدیر برائے بین الاقوامی اُمور جیریمی

ایک ماہ قبل ایران کے خلاف شروع کی جانے والی امریکی اور اسرائیلی جنگ میں اِس وقت صرف ایک ہی بات یقین سے کہی جا سکتی ہے اور وہ یہ ہے اس کی غیر یقینی کیفیت۔ شاید یہ بات بھی اب حیران کُن نہیں رہی کہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی جانب سے سوشل میڈیا پر جاری کیے جانے والے بیانات اِس بحران کو مزید گہرا کرتے ہوئے عالمی منڈیوں کو مسلسل جھٹکے دے رہے ہیں۔ لیکن اس جنگ کی سمت طے کرنے میں صرف ٹرمپ کے بیانات کا ہی نہیں، بلکہ تاریخ کا بھی ایک کردار نظر آ رہا ہے۔ اس تنازع کے آغاز کے بعد سے ماہرین ماضی پر نظریں دوڑا رہے ہیں تاکہ حالیہ کشیدگی کو بہتر انداز میں سمجھنے کی کوشش کر سکیں اور یہ جان سکیں کہ آگے کیا ہو سکتا ہے۔ اس کوشش میں کم از کم تین تاریخی واقعات اہم لگتے ہیں۔ یمن کے حوثی باغیوں کی جانب سے جمعہ کے دن اسرائیل پر کیے گئے پہلے میزائل حملوں کے بعد، ایران جنگ میں ایک نیا محاذ کھول دیا گیا ہے۔ ایرانی حمایت یافتہ حوثی گروہ کی اس جنگ میں باقاعدہ شمولیت کے بعد عالمی معیشت کے مزید متاثر ہونے کا خدشہ بھی بڑھ گیا ہے کیونکہ حوثی باغی بحیرہ احمر میں، خصوصاً نہر سویز میں شپنگ کو نشانہ بنا سکتے ہیں۔ اگرچہ یہ گروہ اِس اہم سمندری راستے کو مکمل طور پر بند کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا، لیکن یہ سویز تک رسائی کو محدود کر دینے کی صلاحیت ضرور رکھتا ہے۔ یاد رہے کہ سویز کینال سے 30 فیصد عالمی کنٹینر ٹریفک اور تیل اور گیس کی عالمی رسد کا تقریباً 15 فیصد گزرتا ہے اور ماہرین کا کہنا ہے کہ آبنائے ہرمز کے ساتھ ساتھ اگر سویز تک رسائی بھی متاثر ہوتی ہے تو عالمی معیشت پر بہت بڑا اثر ہوگا۔ اس تمام پیش رفت کے بیچ 70 سال قبل سویز بحران کی جانب توجہ مبذول کروائی جا رہی ہے جب مصر کے صدر جمال عبدالناصر نے سنہ 1956 میں سویز کو قومیاتے ہوئے دنیا میں تیل کی رسد کے اس اہم راستے پر کنٹرول حاصل کر لیا تھا اور اس کے جواب میں فرانس، برطانیہ اور اسرائیل نے اس کا کنٹرول واپس حاصل کرنے کی ناکام کوشش کی تھی۔ ٹرمپ اور اُن کے اسرائیلی اتحادی وزیر اعظم نیتن یاہو کے لیے اس تاریخ میں چند اہم سبق موجود ہیں۔ بی بی بوؤن کا کہنا ہے کہ 'کسی بھی چیز سے زیادہ اِس وقت برطانیہ کی ایک عالمی طاقت کی حیثیت ختم ہو گئی تھی جو پہلی عالمی جنگ کے بعد سے مشرق وسطیٰ میں طاقت کا حامل تھا۔ لیکن یہ واقعہ اس طاقت کے اختتام کا آغاز تھا۔' تہران اور حوثی باغیوں کی جانب سے تیل و گیس کی عالمی رسد کے راستوں تک رسائی کو ختم یا محدود کرنے کی جو حکمت عملی اپنائی جا رہی ہے، یہ 70 سال قبل مصر کی جانب سے اٹھائے گئے اقدام جیسی ہے۔ امریکی مؤرخ الفریڈ مکوئے کہتے ہیں کہ 'برطانوی اور فرانسیسی فوجیں جب تک سویز کے شمالی کنارے تک پہنچیں تو مصری فوج درجنوں بحری جہاز ڈبو چکی تھی، نہر بند کر چکی تھی اور یورپ تک تیل کی رسائی ختم ہو چکی تھی۔' اُس وقت کے امریکی صدر آئزن ہاور کو خدشہ تھا کہ کہیں سرد جنگ کے بیچ سوویت یونین کے ساتھ نیا محاذ نہ کھل جائے چنانچہ انھوں نے برطانیہ اور فرانس کو نہر سویز کے معاملے پر پسپا ہونے پر مجبور کیا۔ الفریڈ کے مطابق 'اس وقت تک برطانیہ پر اقوام متحدہ میں پابندیاں لگ چکی تھیں اور اس کی کرنسی کمزور ہو چکی تھی جبکہ برطانیہ کا ایک عالمی طاقت کا تاثر بھی ختم ہو چکا تھا۔'

جیریمی بوؤن کے مطابق 'اُس وقت کا موازنہ آج درپیش حالات کے ساتھ مکمل طور پر نہیں ہو سکتا۔ وہ کہتے ہیں کہ 'آج کے امریکہ کی طاقت کا موازنہ اُس وقت کی برطانوی طاقت کے ساتھ نہیں کیا جا سکتا، لیکن میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ ہر طاقت اونچ نیچ کا شکار ہوتی ہے۔ اور چین کی بڑھتی ہوئی طاقت کی وجہ سے اگر مستقبل میں لوگوں نے امریکی زوال کے بارے میں لکھا تو شاید یہ جنگ ایک موقع کے طور پر دیکھی جائے جس میں نتائج کے بارے میں زیادہ سوچے سمجھے بغیر امریکہ داخل ہوا۔' ممکنہ نتائج کو سمجھنے کے لیے بھی 70 سال قبل کی تاریخ ہماری مدد کر سکتی ہے۔ ماہرین کا ماننا ہے کہ ایران کے ساتھ جنگ کے نتیجے میں اہم معاشی شاہ رگ (آبنائے ہرمز) کی بندش کے ذریعے عالمی معیشت کو زیادہ سے زیادہ نقصان پہنچانے کا حربہ استعمال ہونے کا اندیشہ موجود تھا۔ اس کی ایک مثال 1973 میں سامنے آئی تھی جب جیریمی بوؤن کے مطابق اسرائیل کی شام اور مصر کے خلاف جنگ کے دوران امریکی مدد کے بعد عرب دنیا نے جوابی ردعمل میں تیل کو بطور ہتھیار استعمال کرتے ہوئے اس کی قیمت میں اضافے سے مغربی یورپ کو بہت نقصان پہنچایا۔ اس وقت کے سعودی وزیر تیل شیخ احمد زکی نے واضح طور پر کہا تھا کہ تیل کو کس طرح اثر و رسوخ کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ انھوں نے عرب دنیا کی تیل پر اجارہ داری کو ایک 'ہتھیار' قرار دیا تھا جو 'عالمی معیشت کو تیزی سے گرا سکتا ہے۔' پانچ ماہ تک جاری رہنے والی اس حکمت عملی کے اثرات ماہرین کے مطابق ایک دہائی تک محسوس کیے جاتے رہے۔ مثال کے طور پر امریکہ کو مہنگائی نے متاثر کیا اور افراط زر میں اضافہ ہوا۔ اگرچہ تیل آج کی دنیا میں کھپت میں کمی سمیت دیگر وسائل کی وجہ سے اتنا زیادہ اہم نہیں رہا لیکن اب بھی یہ توانائی کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ امریکہ آج اپنی ضرورت سے زیادہ توانائی پیدا کرتا ہے لیکن اب بھی خام تیل بڑی مقدار میں درآمد کرتا ہے جس کی وجہ سے عالمی منڈی میں قیمتوں کے اُتار چڑھاؤ سے امریکی صارفین کو بھی فرق پڑے گا۔ اس کے علاوہ اگر امریکی تجارتی شراکت دار ایشیا میں متاثر ہوں گے تو اس کا اثر بھی امریکی منڈی میں محسوس کیا جائے گا۔ جیریمی بوؤن کا کہنا ہے کہ 'اب یہ ہو رہا ہے کہ سعودی اور اماراتی یہ تو نہیں کہہ رہے کہ وہ یورپ کو اپنا تیل نہیں بیچیں گے لیکن ایران اور حوثی باغی تیل کی رسد کو مشکل بنا رہے ہیں اور اس کی وجہ سے بہت مسائل ہوں گے۔' مؤرخین کا کہنا ہے کہ 1980 کی دہائی میں ایران عراق جنگ صدر ٹرمپ کو سب سے اہم مثال پیش کرتی ہے کہ واشنگٹن کے مخالفین کیسے ایم معاشی راستوں کو بند کر سکتے ہیں۔ اس جنگ کے اختتامی مراحل میں آبنائے ہرمز سے گزرنے والے بحری مال بردار جہازوں کو ایران اور عراق دونوں نے ہی نشانہ بنایا تھا جس کا مقصد ماہرین کے مطابق عالمی طاقتوں کو تنازع میں شامل ہونے پر مجبور کرنا تھا۔ ایک وقت ایسا بھی آیا کہ کویت نے اس راستے سے اپنے جہازوں کی آمدورفت کے لیے بین الاقوامی مدد مانگی۔ امریکہ نے اس لیے حامی بھر لی کیوں کہ اسے ڈر تھا کہ کہیں یہ موقع سوویت یونین نہ لے اڑے۔ آپریشن ارنیسٹ ول کے تحت جولائی 1987 میں آئل ٹینکرز کے ساتھ امریکی جہاز حفاظت کی غرض سے چلنے لگے لیکن اس وقت امریکہ کو شرمندگی کا سامنا کرنا پڑا جب 'برجٹن' نامی امریکی جہاز کو ایرانی بارودی سرنگ نے نشانہ بنایا گیا۔ ماہرین کے مطابق اس واقعے سے علم ہوتا ہے کہ آبنائے ہرمز میں بارودی سرنگوں کے خلاف امریکی اہلیت کتنی ناکافی تھی۔ اب آج کے تنازع میں بھی صدر ٹرمپ دوسرے ملکوں سے آبنائے ہرمز کو کھلوانے میں مدد مانگتے دکھائی دیے۔ لیکن آج واشنگٹن کے لیے مسئلہ زیادہ بڑا ہے کیونکہ جنگی صلاحیت میں ڈرون شامل ہو چکے ہیں اور ایران اس وقت عراق کے ساتھ جنگ میں مصروف بھی نہیں ہے۔ تاریخ آج مشرق وسطیٰ کے تنازع میں شریک قوتوں کو بہت سے سبق فراہم کرتی ہے۔ لیکن یہ قوتیں اس تاریخ کو کیسے دیکھتی ہیں، اس سے یہ طے ہوگا کہ اس تنازع کا رُخ اور طوالت کیا ہوگی۔ (بی بی سی اردو)

### ایران ٹرمپ کے ساتھ کسی معاہدے پر راضی نہ ہوا تو 'مزید شدت سے' کارروائیاں کریں گے: پیٹ ہیگسیتھ

امریکی وزیر دفاع پیٹ ہیگسیتھ نے کہا ہے کہ اگر ایران امریکی صدر ٹرمپ کے ساتھ کسی معاہدے پر رضامند نہ ہوا تو امریکی فوج 'مزید شدت سے کارروائیاں جاری رکھے گی۔ پینٹاگون میں پریس کانفرنس کے دوران امریکی وزیر دفاع نے کہا کہ ایران میں حکومت تبدیل ہو چکی ہے اور ملک کی نئی قیادت کو چاہیے کہ وہ 'پچھلی قیادت سے زیادہ سمجھ دار' ہو۔ پیٹ ہیگسیتھ کے بعد امریکہ کے جوائنٹ چیفس آف سٹاف ڈین کین نے بھی بریفنگ دی۔ ان کا کہنا تھا کہ امریکی نیوی نے 150 سے زیادہ بحری جہازوں کو تباہ کر دیا ہے اور امریکی بی 52 بمبار طیاروں کے مشن بھی شروع ہو چکے ہیں۔ امریکی وزیر دفاع پیٹ ہیگسیتھ نے کہا ہے کہ حملے کرنے کے لیے امریکہ کی طاقت بڑھ رہی ہے جبکہ ایران کی کم ہو رہی ہے اور 'صدر ٹرمپ وہ سب کچھ کر رہے ہیں جو کرنے کی کسی دوسرے صدر میں ہمت نہیں تھی۔' پینٹاگون میں پریس کانفرنس کے دوران امریکی وزیر دفاع کا کہنا تھا کہ گذشتہ 24 گھنٹوں میں ایران کی جانب سے داغے جانے والے میزائلوں کی تعداد سب سے کم رہی۔ انھوں نے کہا کہ 'ایرانی فوج کا مورال ختم ہو رہا ہے جس کی وجہ سے فوجی بھاگ رہے ہیں اور عسکری قیادت میں مایوسی پائی جاتی ہے۔' امریکی وزیر دفاع نے بتایا کہ ہفتے کے آخر میں وہ ان فوجیوں سے ملے جو عسکری کارروائیوں میں حصہ لے رہے ہیں۔ پیٹ ہیگسیتھ کے مطابق امریکی فوج حوصلے میں ہے، اس کی اپنے مشن پر مکمل توجہ ہے اور وہ کام کو 'جلد' ختم کرنا چاہتی ہے۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا ہے کہ 'برطانیہ جیسے ممالک' جو آبنائے ہرمز کی بندش کی وجہ سے جیٹ فیول حاصل نہیں کر پا رہے، انھیں چاہیے کہ 'خود میں ہمت پیدا کریں، آبنائے ہرمز جائیں اور بس تیل لے آئیں۔' انھوں نے یہ تجویز بھی پیش کی کہ 'امریکہ سے تیل خریدیں کیونکہ ہمارے پاس بہت زیادہ ہے۔' سوشل میڈیا پلیٹ فارم ٹروتھ سوشل پر پوسٹ میں امریکی صدر نے لکھا کہ ملکوں کو 'سیکھنا پڑے گا کہ اپنی خاطر لڑائی کیسے لڑی جاتی ہے۔ امریکہ اب آپ کی مدد کو نہیں آئے گا، بالکل ویسے ہی جیسے آپ ہمارے لیے نہیں آئے تھے۔' ٹرمپ کے مخاطب وہ ممالک تھے جنھوں نے ایران کے خلاف کی جانے والی امریکی کارروائی میں حصہ لینے سے انکار کیا۔ امریکی صدر کی پوسٹ میں مزید کہا گیا: 'ایران بنیادی طور پر تباہ ہو چکا ہے، یہ مشکل کام اب ختم ہو گیا ہے۔' پوسٹ کا اختتام ان الفاظ پر ہوا: 'جا کر اپنا تیل خود لے آئیں!' امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی ٹروتھ سوشل پوسٹ، تصویر کا ذریعہ ٹروتھ سوشل کی ایک اور پوسٹ میں امریکی صدر نے فرانس کے خلاف بھی اپنی ناراضی کا اظہار کیا۔ انھوں نے لکھا: 'فرانس نے اسرائیل کے لیے عسکری سامان لے جانے والے طیاروں کو اپنی فضائی حدود سے گزرنے کی اجازت نہیں دی۔'

## ٹرمپ کا اعتماد جیت کر پاکستان کیسے ایران جنگ میں ایک غیر متوقع ثالث بنا؟

کیرولین ڈیوس

امریکہ اور اسرائیل کے ایران پر حملے کے بعد اس تنازع کے حل کے لیے پاکستان کی کوششوں پر بہت سے لوگ حیران ہوئے تھے۔ لیکن شاید اس پر حیران ہونے کی کوئی وجہ نہیں بنتی۔ امریکہ کے صدر ڈونلڈ ٹرمپ ماضی قریب میں پاکستانی فوج کے فیلڈ مارشل عاصم منیر کا تذکرہ متعدد مرتبہ 'پسندیدہ فیلڈ مارشل' کے طور پر کرتے رہے ہیں۔ صدر ٹرمپ یہ بھی کہہ چکے ہیں کہ کیسے عاصم منیر 'بہت سے افراد کے مقابلے میں ایران کو زیادہ بہتر سمجھتے ہیں۔' پاکستان صرف ایران کا ہمسایہ ہی نہیں ہے، جس کے ساتھ اس کی 900 کلومیٹر طویل سرحد ہے، بلکہ دونوں ممالک کے مابین 'برادرانہ تعلقات' کے علاوہ گہری ثقافتی اور مذہبی جڑیں بھی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ پاکستان میں امریکہ کا کوئی فوجی اڈہ بھی نہیں ہے۔ اور خلیج میں مذاکرات کار کا عمومی کردار ادا کرنے والے روایتی ممالک (قطر وغیرہ) کے برعکس پاکستان کو ابھی تک اس تنازع میں نہیں دھکیلا گیا ہے۔ اور اب پاکستان، امریکہ اور ایران کے درمیان جنگ کے خاتمے کے لیے ایک اہم کردار ادا کر رہا ہے جو خود اِس کے اپنے مفاد میں بھی ہے۔ لیکن اس سب کے باوجود اب بھی یہ سوالات موجود ہیں کہ ایک ایسا ملک جو خود اپنے دو ہمسایہ ممالک، انڈیا اور افغانستان، کے ساتھ تنازع میں گھرا ہوا ہے، اس نے خود کو اس بڑے عالمی تنازع کے حل لیے کیوں پیش کیا ہے۔ پاکستان اس وقت افغانستان پر بمباری کر رہا ہے اور انڈیا کے ساتھ تناؤ کی وجہ سے گذشتہ سال ہی اس خطے میں ایٹمی کشیدگی کا خدشہ پیدا ہو گیا تھا۔ پاکستان نے حالیہ ایران تنازع میں اب تک 'ایک تنی ہوئی رسی' پر چلتے ہوئے واشنگٹن اور تہران کے درمیان پیغام رسانی کی ہے۔ پاکستان نے اتوار کو مسلم ممالک کے وزرائے خارجہ کے اجلاس کی میزبانی بھی کی ہے اور سفارتی سطح پر بھی یہ اس تنازع کے حل کے لیے ٹیلیفونک رابطے جاری رکھے ہوئے ہے۔ دوسری جانب منگل کی صبح پاکستان کے نائب وزیر اعظم اور وزیر خارجہ چین کے اہم دورے پر بھی روانہ ہو چکے ہیں۔ پاکستان درآمد شدہ تیل پر بہت زیادہ انحصار کرتا ہے، جس کا زیادہ تر حصہ آبنائے ہرمز سے گزرتا ہے۔ اٹلانٹک کونسل میں جنوبی ایشیا کے سینیئر فیلو مائیکل کوگلمین نے بی بی سی کو بتایا کہ مشرق وسطیٰ سے باہر اگر کسی ملک پر اس تنازع کا اثر پڑ سکتا ہے تو یہ پاکستان ہے۔ لہٰذا پاکستان چاہتا ہے کہ یہ تنازع ختم ہو اور وہ کشیدگی ختم کرانے کی پوری کوشش کرنا چاہتا ہے۔ پاکستان کی حکومت نے اس تنازعے کے آغاز کے بعد یعنی مارچ کے آغاز میں پیٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں میں تقریباً 20 فیصد اضافہ کیا تھا اور ساتھ ساتھ ایندھن کی بچت کے لیے حکومتی سطح پر دیگر اقدامات بھی متعارف کرائے تھے۔ انسٹیٹیوٹ آف بزنس ایڈمنسٹریشن کراچی میں پولیٹیکل سائنس کے پروفیسر فرحان صدیقی کہتے ہیں کہ اگر جنگ جاری رہتی ہے تو اس سے پاکستان کی معاشی مشکلات بہت بڑھ سکتی ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ پاکستان میں یہ خدشہ بھی ظاہر کیا جا رہا ہے کہ اگر جنگ طوالت اختیار کرتی ہے تو اسے گذشتہ برس ستمبر میں سعودی عرب کے ساتھ دفاعی معاہدہ بھی فعال کرنا پڑ سکتا ہے۔ اس معاہدے کے تحت 'ایک ملک کے خلاف جارحیت کو دوسرے ملک کے خلاف جارحیت سمجھا جائے گا۔' اُن کے بقول اس سے یہ سوالات جنم لیتے ہیں کہ اگر تنازع جاری رہتا ہے اور سعودی عرب بھی باضابطہ طور پر اس جنگ میں شامل ہو جاتا ہے تو پھر پاکستان کیا کرے گا؟ پروفیسر صدیقی کہتے ہیں کہ 'مسئلہ یہ ہے کہ اگر ہمیں سعودی عرب کی جانب سے اس جنگ میں شامل ہونے کا کہا جاتا ہے تو ہماری پوری مغربی سرحد غیر محفوظ ہو جائے گی۔'

پاکستان پہلے ہی افغانستان کے ساتھ ایک جنگ لڑ رہا ہے۔ اسلام آباد کا الزام ہے کہ افغان طالبان اپنی سرزمین پر دہشت گردوں کو تحفظ دیتے ہیں، تاہم طالبان حکومت ان الزامات کی تردید کرتی ہے۔ افغانستان کے معاملے پر سفارتکاری نہ کرنے پر پاکستان کا یہ مؤقف رہا ہے کہ وہ کئی برسوں سے سفارتکاری کے ذریعے اس مسئلے کے حل کی کوششوں میں ناکامی کے بعد فوجی کارروائی پر مجبور ہوا ہے۔ لیکن صدیقی کہتے ہیں کہ صرف ایک اور محاذ کھولنا ہی پاکستان کے لیے مسئلہ نہیں ہے بلکہ ملک کے اندر ایرانی قیادت کے حوالے سے پائے جانے والے جذبات بھی پاکستان کے لیے اس تنازع میں شامل نہ ہونے کی ایک بڑی وجہ ہے۔ واضح رہے کہ امریکہ اور اسرائیل کی جانب سے ایران پر حملے کے پہلے روز سپریم لیڈر علی خامنہ ای کی ہلاکت پر پاکستان میں شدید ردعمل دیکھنے میں آیا تھا۔ کراچی میں امریکی قونصل خانے پر حملے سمیت ملک بھر میں مشتعل شہری سڑکوں پر نکل آئے تھے اور اس دوران متعدد ہلاکتیں بھی ہوئی تھیں۔ اقوامِ متحدہ میں پاکستان کی سابق سفیر ملیحہ لودھی کہتی ہیں کہ پاکستان میں عوامی رائے عامہ بہت زیادہ 'ایران کے حق' میں ہے۔ اُن کا کہنا تھا کہ 'مجھے یقین ہے کہ پاکستان کے فیصلہ ساز اس کے بارے میں بہت زیادہ حساس ہیں۔' لیکن اس کے ساتھ ساتھ معاملہ پاکستان کے بین الاقوامی تشخص کا بھی ہے۔ مائیکل کوگلمین کہتے ہیں کہ پاکستان اس تنقید کے بارے میں بہت حساس ہے کہ بین الاقوامی سطح پر اس کا کوئی خاص اثر و نفوذ نہیں ہے۔ اُن کے بقول 'میں نہیں سمجھتا کہ پاکستان صرف اسی وجہ سے اپنے آپ کو ایک ثالث کے طور پر پیش کر رہا ہے، لیکن یہ بات بھی ایک وجہ ہو سکتی ہے۔' ملیحہ لودھی کہتی ہیں کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ ایک ایسی سفارتکاری ہے، جس میں بہت کچھ داؤ پر لگا ہوا ہے۔ اُن کے بقول اس میں بہت خطرہ بھی ہے اور اس کا انعام بھی ہو سکتا ہے۔ اگر یہ کوشش کامیاب ہو جاتی ہے تو یہ پاکستان کو عالمی سفارتکاری کے کھیل میں بہت اُوپر لے جائے گی۔ وہ کہتی ہیں کہ 'پاکستان مخلصانہ کوششیں کر رہا ہے اور اگر یہ کامیاب نہیں ہوتیں تو پھر یہ پاکستان کی صلاحیتوں کی ناکامی نہیں ہوگی، بلکہ آپ اس شخص کو ذمے دار ٹھہرائیں گے جو مکمل طور پر ناقابل اعتبار ہے۔' لیکن کوگلمین اس سے مختلف رائے رکھتے ہیں۔ اُن کے بقول اگر مذاکرات ناکام ہوتے ہیں تو پاکستان کو ردِعمل کا بھی سامنا کرنا پڑے گا۔ اُن کے بقول 'اگر مذاکرات ناکام ہوئے اور پھر فریقین نے زیادہ شدت سے لڑائی شروع کر دی تو پھر لوگ یہ سمجھیں گے کہ فریقین نے اس تنازع کو مزید آگے بڑھانے کے لیے کچھ سوچنے کا وقت لیا اور پاکستان ان ارادوں کو بھانپ ہی نہیں سکا۔'

یہ ابھی واضح نہیں کہ مذاکرات کا اُونٹ کس کروٹ بیٹھے گا۔ لیکن ایک چیز واضح ہے کہ پاکستان نے اس معاملے کو صدر ٹرمپ سے اپنے تعلقات کو مزید مضبوط بنانے کے لیے استعمال کیا ہے۔ ملیحہ لودھی کہتی ہیں کہ صدر ٹرمپ کو امن نوبیل انعام کے لیے نامزد کرنا، انڈیا کے ساتھ جنگ بند کروانے کا کریڈٹ دینا اور کابل ایئر پورٹ دھماکوں کے ماسٹر مائنڈ کی امریکہ حوالگی کے ذریعے پاکستان نے صدر ٹرمپ کے لیے جو کچھ کیا وہ ٹرمپ کے لیے بہت اہم تھا۔ کوگلمین کہتے ہیں کہ پاکستان انڈیا کے برعکس غیر روایتی سفارتی کھیل کھیلنے کے لیے تیار ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ پاکستانی قیادت کی جانب سے صدر ٹرمپ کی خوشامد کا جو طریقہ اپنایا گیا، اس نے اپنا کام دکھایا ہے اور اس سے پاکستان واشنگٹن کے ساتھ اپنے تعلقات کو بہتر بنانے میں کامیاب ہوا ہے۔ اُن کے بقول اب پاکستان ٹرمپ انتظامیہ کی نظر میں ایک پُرکشش سہولت کار اور ثالث کے طور پر اُبھر کر سامنے آیا ہے۔ لیکن امریکہ کے ساتھ تعلقات کا کارڈ ہی پاکستان کے لیے کافی نہیں ہے۔ پروفیسر صدیقی کہتے ہیں کہ پاکستان کو یہ احساس ہوا ہے کہ وقت کے مطابق خود کو ڈھالنا ہی علاقائی سفارتکاری میں آگے بڑھنے کا راستہ ہے۔ اُن کا کہنا تھا کہ 'ہم آج جس قسم کی دُنیا دیکھ رہے ہیں، اس میں درمیانی قوتیں بڑی طاقتوں کے ساتھ چلنے میں زیادہ بہتر محسوس کرتی ہیں۔' اُن کے بقول پاکستان جن وجوہات کی بنا پر اس تنازع کے حل کے لیے موزوں سمجھا جا رہا ہے، وہ یہ ہے کہ یہ اسرائیل اور امریکہ نواز ہونے کی ساکھ نہیں رکھتا۔ لیکن اب بھی پاکستان کو بہت سے سوالات کا سامنا ہے اور اس تنازع کے حل کے لیے کوئی امن معاہدہ بھی دُور کی بات لگتی ہے۔ کوگلمین کہتے ہیں کہ کسی بھی امن معاہدے کے امکانات بہت زیادہ نہیں ہیں، کیونکہ امریکہ اور ایران کے درمیان بداعتمادی کی خلیج بہت وسیع ہو چکی ہے اور دونوں ممالک کے مطالبات بھی ایک دوسرے متصادم ہیں۔ اُن کے بقول پاکستان کے لیے اُس وقت زیادہ مشکل ہوگی جب یہ منصوبہ کامیاب نہ ہوا تو پھر آگے کا راستہ کیا ہوگا۔

(بی بی سی اردو)

## ''سویمبھو'' کے ہدایت کار بتاتے ہیں کہ نکھل سدھارتھ کی یہ تاریخی فلم کیوں خاص ہے

ممبئی: ۳۱؍ مارچ (ایم ملک) یہ فلم ہندوستانی تاریخ کے سنہری دور کی ایک سچی تاریخی کہانی پر مبنی ہے، جب ہندوستان ایک سمندری سپر پاور اور ایک انتہائی خوشحال ملک اور سلطنت تھا۔ اس میں ایک ایسے جنگجو کے سفر کی تصویر کشی کی گئی ہے جو شاید سب سے بڑے جنگجو اور جنگی حکمت عملی سازوں میں سے ایک تھا، لیکن اس کے باوجود زیادہ تر غیر پہچانا جاتا ہے اور اس کے بارے میں بہت کم بات

# پکڑی خرد میں بچیوں کی تعلیم کا روشن مرکز، داخلہ جاری

مہاراج گنج:۳۱/مارچ (خصوصی رپورٹ):۔ مہاراج گنج ضلع کے پکڑی خرد گاؤں میں قائم جامعہ عائشہ للبنات اس وقت بچیوں کی دینی و عصری تعلیم کے فروغ کا ایک نمایاں مرکز بن کر ابھر رہا ہے، جہاں نئی طالبات کے داخلے کا عمل نہایت منظم، شفاف اور نظم وضبط کے ساتھ جاری ہے۔ ادارہ کی جانب سے داخلہ مہم کو کامیاب بنانے کے لیے مسلسل کوششیں کی جا رہی ہیں، جس کے نتیجے میں علاقے کے لوگوں میں تعلیم کے تئیں بیداری اور شعور میں خاطر خواہ اضافہ دیکھا جا رہا ہے۔ مقامی ذرائع کے مطابق، جامعہ عائشہ للبنات نہ صرف دینی تعلیم فراہم کر رہا ہے بلکہ عصری علوم پر بھی خصوصی توجہ دے رہا ہے، تاکہ طالبات دینی اقدار کے ساتھ ساتھ موجودہ دور کے تقاضوں سے بھی ہم آہنگ ہو سکیں۔ ادارہ میں ایک سازگار، پاکیزہ اور باپردہ ماحول فراہم کیا گیا ہے، جہاں بچیوں کی ہمہ جہت تربیت کو یقینی بنایا جاتا ہے۔ جامعہ کے بانی و ناظم، اشفاق اللہ خان ندوی نے میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے بتایا کہ ان کا مقصد صرف تعلیم دینا نہیں بلکہ ایک صالح، باکردار اور باصلاحیت نسل تیار کرنا ہے، جو معاشرے میں مثبت کردار ادا کر سکے۔ انہوں نے کہا کہ جامعہ میں طالبات کی دینی، اخلاقی، تعلیمی اور سماجی تربیت پر یکساں توجہ دی جاتی ہے، اور اس کے لیے تجربہ کار اساتذہ کی خدمات حاصل ہیں۔ انہوں نے والدین اور سرپرستوں سے پرزور اپیل کی کہ وہ اپنی بچیوں کی تعلیم کے معاملے میں سنجیدگی کا مظاہرہ کریں اور انہیں بہتر دینی و عصری تعلیم دلانے کے لیے جامعہ عائشہ للبنات سے جلد از جلد رابطہ قائم کریں۔ ان کا کہنا تھا کہ آج کے دور میں بچیوں کی تعلیم نہایت ضروری ہے، کیونکہ ایک تعلیم یافتہ بیٹی پورے خاندان بلکہ معاشرے کی اصلاح کا ذریعہ بنتی ہے۔ مزید برآں، طالبات کی سہولت کو مدنظر رکھتے ہوئے جامعہ کی جانب سے آمد و رفت کے لیے گاڑی کا مناسب انتظام بھی کیا گیا ہے، جس سے دور دراز علاقوں کی بچیاں بھی بلا کسی دشواری کے تعلیم حاصل کر سکتی ہیں۔ اس سہولت کو والدین کی جانب سے کافی سراہا جا رہا ہے۔ علاقہ کے معززین اور سرکردہ افراد نے بھی جامعہ کی ان خدمات کو سراہتے ہوئے اسے وقت کی اہم ضرورت قرار دیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ایسے ادارے معاشرے میں مثبت تبدیلی لانے میں کلیدی کردار ادا کرتے ہیں اور خصوصاً بچیوں کی تعلیم کے میدان میں یہ ایک خوش آئند قدم ہے۔ واضح رہے کہ جامعہ عائشہ للبنات، پکڑی خرد گزشتہ کچھ عرصے سے مسلسل تعلیمی خدمات انجام دے رہا ہے اور نظم وضبط کے ساتھ تعلیمی سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہے۔ ادارہ کی یہ سنجیدہ کوششیں یقیناً مستقبل میں علاقے کی بچیوں کے لیے روشن راہیں ہموار کریں گی اور ایک باشعور و تعلیم یافتہ معاشرے کی تشکیل میں معاون ثابت ہوں گی۔

## انتقال پُرملال

حیدرآباد:31/مارچ (راست) حافظ مشکوۃ حضرت مولانا محمد حمید اللہ خان علیہ الرحمہ سابق دائرۃ المعارف العثمانیہ کے منجھلے داماد اور مولانا حافظ محمد وحید اللہ خان بانی و صدر دارالعلم فاؤنڈیشن شکاگو کے بہنوئی جناب محمد رحیم الدین امجد ولد حضرت محمد معین الدین مرحوم کا پیر 30 / مارچ کو بوقت نماز عشاء 68 سال کی عمر میں مختصر سی علالت کے بعد درشہوار ہاسپٹل میں انتقال ہوگیا انا للہ و انا الیہ راجعون نماز جنازہ منگل 31 / مارچ کو بعد نماز عصر جامع مسجد حشمت پیٹھ میں ادا کی گئی اور تدفین کواڑی گوڑہ قبرستان میں عمل میں آئی۔ پسماندگان میں اہلیہ ایک فرزند محمد غوث محی الدین ارشد حال مقیم سعودی عرب کے علاوہ پانچ دختران شامل ہیں۔

# بھساول میں حلقہ خواتین جماعت اسلامی کے زیرِ اہتمام عید ملن پروگرام کا کامیاب انعقاد

بھساول:۳۱/مارچ (راست):۔ حلقہ خواتین جماعت اسلامی بھساول کی جانب سے عید ملن پروگرام کا کامیاب انعقاد 29 مارچ بروز اتوار کو عمل میں آیا۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ بعد ازاں شاذیہ ارشد صاحبہ (مقامی ناظمہ بھساول) نے حاضرین کا خیر مقدم کرتے ہوئے جماعت اسلامی کا تعارف پیش کیا۔ جماعت اسلامی کی خدمات اور کارکردگی پر روشنی ڈالی۔ پروگرام کی مقررہ خصوصی محترمہ نیلوفر اقبال صاحبہ نے روزے کی اہمیت پر مدلل خطاب کرتے ہوئے کہا کہ روزہ صرف بھوک پیاس کا نام نہیں بلکہ یہ تقویٰ، صبر اور کردار سازی کا بہترین ذریعہ ہے۔ اس پروگرام میں تقریباً 50 خواتین نے شرکت کی۔ جن میں وطنی بہنیں بھی شامل رہیں۔ تمام ہی شرکاء نے پروگرام کو نہایت سنجیدگی سے سنا اور اپنے مثبت تاثرات کا اظہار کیا۔ اس موقع پر نگر ادھیکشیہ محترمہ گایتری چیتن بھنگالے اور ڈاکٹر وندنا واڈھگورے اپنی ٹیم کے ساتھ خصوصی طور پر موجود رہیں۔ انہوں نے پروگرام کی تعریف کرتے ہوئے حلقہ خواتین کی کوششوں کو سراہا اور ایسے بامقصد پروگراموں کو معاشرے کے لیے مفید قرار دیا۔ پروگرام کی کامیابی میں حلقہ خواتین کی بھرپور محنت، نظم و ضبط اور بہترین انتظامات کا نمایاں کردار رہا۔ آخر میں دعا کے ساتھ پروگرام کا اختتام ہوا۔

# طنزیہ ومزاحیہ شاعر سلیمان خطیب کے کلام پر مبنی ڈرامہ ''کیوڑے کا بن'' کی پیشکش

حیدرآباد۔31/مارچ۔ تہذیبی و تاریخی شہر حیدرآباد میں ادب، ثقافت اور فنونِ لطیفہ کے فروغ کے مقصد سے ایک عظیم الشان میوزیکل ڈرامہ بعنوان کیوڑے کا بن پیش کیے جانے کا اہتمام کیا گیا ہے۔ یہ منفرد اور یادگار ثقافتی پیشکش 12 اپریل 2026 بوقت شام 7 بجے شہر کے معروف ثقافتی مرکز رویندر بھارتی میں منعقد ہوگی۔ منتظمین نے تمام شرکاء سے مؤدبانہ گزارش کی ہے کہ وہ شام 6:30 بجے سے قبل مقام پروگرام پر پہنچ جائیں تاکہ تقریب کا آغاز مقررہ وقت پر باوقار اور منظم انداز میں ہو سکے۔ یہ میوزیکل ڈرامہ دراصل دکنی اردو کے ممتاز طنز و مزاح نگار شاعر سلیمان خطیب کے شہرہ آفاق کلام کو جدید اسٹیج تکنیک، دلکش موسیقی اور مؤثر تھیٹر کے حسین امتزاج کے ساتھ پیش کرنے کی ایک تخلیقی اور دلنشیں کوشش ہے۔ پروگرام کی نمایاں خصوصیت دکنی تہذیب، معاشرت اور روزمرہ زندگی کے مختلف رنگوں کو نہایت سلیقہ مندی اور فنکارانہ انداز میں اجاگر کرنا ہے، جس کے ذریعے ناظرین کو دکن کی تہذیبی روایات کی جیتی جاگتی جھلک دیکھنے کا موقع ملے گا۔ اس یادگار ثقافتی پیشکش کا حصہ بنے ملک کے کئی نامور گلوکار اور گلوکارائیں، جن میں معروف گلوکارہ رچا شرما، ممتاز گلوکارہ سادھنا سرگم اور نامور فنکارہ جسپیندر نرولا شامل ہیں، جنہوں نے اپنی پُراثر اور سحر انگیز آوازوں میں سلیمان خطیب کے منتخب کلام کو ریکارڈ کیا ہے۔ اسی طرح غزل کے میدان کے معروف گلوکار طلعت عزیز اور ممتاز فنکار جسویندر سنگھ (بنٹی) نے بھی اپنی دلنشیں آوازوں میں منتخب غزلیات ریکارڈ کی ہیں، جب کہ بالی ووڈ کے مقبول پلے بیک سنگر جاوید علی نے بھی دلکش نغمات کو اپنی آواز میں ریکارڈ کیا ہے جو اس پروگرام کی شان میں اضافہ کیا ہے۔ مزید برآں صوفی موسیقی کے رنگ کو نمایاں کرنے کے لیے معروف صوفی گلوکاروں کی جوڑی رئیس انیس صابری نے بھی اپنے مخصوص صوفیانہ انداز میں کلام ریکارڈ کیا ہے۔ خصوصی بات یہ ہے کہ تمام گلوکار و گلوکارائیں کی آواز میں سلیمان خطیب کے منتخب کلام، طنز و مزاح پر مبنی نظمیں، دلکش غزلیات اور روح پرور صوفیانہ کلام کو باضابطہ موسیقی کے ساتھ پیشہ ورانہ انداز میں ریکارڈ کیا گیا ہے، جسے جدید اسٹیج اور تھیٹر کی مدد سے نہایت فنکارانہ اور جاذبِ نظر پیرائے میں ناظرین کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ پروگرام میں سلیمان خطیب کی شہرہ آفاق دکنی نظمیں ''چھورا جھوری''، ''پاؤ حکیم'' اور ''ساس بہو'' سمیت دیگر منتخب کلام کو خصوصی طور پر موسیقی کے ساتھ ہم آہنگ کیا گیا ہے، جنہیں جدید تھیٹر اور اسٹیج پرفارمنس کے ساتھ پیش کیا جائے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ تھیٹر کے ذریعے دکنی معاشرت کی جیتی جاگتی تصویر بھی ناظرین کے سامنے پیش کی جائے گی، جس سے پروگرام کی اثر انگیزی اور دلکشی میں مزید اضافہ ہوگا۔ مزید برآں جدید اسٹیج ڈیزائن، دلکش روشنیوں کے اثرات اور روایتی ملبوسات اس ثقافتی تقریب کو ایک ہمہ جہت اور یادگار تجربہ بنائیں گے، جو یقیناً ناظرین کے دلوں پر دیرپا نقوش ثبت کرے گا۔ منتظمین کے مطابق کیوڑے کا بن محض ایک تفریحی پروگرام نہیں بلکہ دکنی اردو کے عظیم ادبی ورثے کو محفوظ رکھنے اور نئی نسل تک منتقل کرنے کی ایک سنجیدہ، بامقصد اور مؤثر کاوش ہے۔ ادبی و ثقافتی حلقوں میں اس پروگرام کو غیر معمولی اہمیت دی جا رہی ہے اور توقع ظاہر کی جا رہی ہے کہ ادب، موسیقی اور تھیٹر سے دلچسپی رکھنے والے افراد بڑی تعداد میں شرکت کر کے اس یادگار ثقافتی پروگرام سے لطف اندوز ہوں گے۔ ادب نواز حلقوں، بالخصوص طنز و مزاح کے شائقین کو اس باوقار اور منفرد تقریب میں شرکت کی دعوت دی گئی ہے، جسے منتظمین اپنے لیے باعثِ افتخار قرار دے رہے ہیں۔ ٹکٹ کی قیمتیں 1000، 500 اور 300 روپے مقرر کی گئی ہیں، جبکہ مزید معلومات اور ٹکٹ کے حصول کے لیے خواہشمند افراد فون نمبر 6301740154 پر رابطہ قائم کر سکتے ہیں۔

# تعلیم کی روشنی سب کے لیے- رابعہ گرلز ہائی اسکول اینڈ جونیر کالج کا مثالی اقدام

بھیونڈی:۳۱/مارچ (شارف انصاری):- پیر 30 مارچ کو رابعہ گرلز ہائی اسکول اینڈ جونیر کالج، بھیونڈی کے مخلص اور ذمہ دار اساتذہ نے شبستان سینٹر، درگاہ دیوان شاہ و عظمی نگر میں ڈراپ آؤٹ طالبات کے لیے ایک خصوصی تعلیمی کیمپ کا انعقاد کیا۔ اس بامقصد کیمپ کا بنیادی مقصد اُن طالبات تک تعلیم کی اہمیت کو پہنچانا تھا جو کسی مجبوری، معاشی تنگی یا سماجی رکاوٹوں کے سبب اپنی تعلیم ادھوری چھوڑ چکی ہیں۔ کیمپ کے دوران اساتذہ نے نہایت خلوص اور ہمدردی کے ساتھ طالبات اور ان کے سرپرستوں سے ملاقات کی، انہیں تعلیم کی افادیت، اس کے روشن مستقبل پر اثرات اور خود انحصاری کے مواقع سے آگاہ کیا۔ اساتذہ نے اس بات پر زور دیا کہ تعلیم صرف ایک حق نہیں بلکہ ایک ایسی طاقت ہے جو زندگی کے ہر شعبے میں کامیابی کی راہیں ہموار کرتی ہے۔ اس موقع پر طالبات کی حوصلہ افزائی کے لیے رہنمائی سیشنز بھی منعقد کیے گئے، جن میں انہیں دوبارہ تعلیمی دھارے میں شامل ہونے کے طریقوں، دستیاب سہولیات اور اسکول کی جانب سے فراہم کی جانے والی معاونت کے بارے میں تفصیل سے بتایا گیا۔ اساتذہ نے یقین دلایا کہ ادارہ ہر ممکن تعاون فراہم کرے گا تاکہ کوئی بھی بچی تعلیم سے محروم نہ رہے۔ یہ کیمپ نہ صرف ایک تعلیمی سرگرمی تھا بلکہ سماجی بیداری کی ایک خوبصورت مثال بھی پیش کرتا ہے، جو اس بات کا ثبوت ہے کہ اگر نیت خالص ہو تو معاشرے کے ہر فرد تک علم کی روشنی پہنچائی جا سکتی ہے۔ اساتذہ نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ وہ مستقبل میں بھی ایسے اقدامات کرتے رہیں گے تاکہ ہر بچی کو تعلیم کا حق مل سکے اور وہ اپنے خوابوں کو حقیقت میں بدل سکے۔

## دہلی سے آئے جمعیۃ علماء کے سیکریٹری کا ممبرا میں استقبال

ممبرا (شارف انصاری):- دہلی کی نامور سماجی و ملی شخصیت حافظ محمد یوسف اعظمی کو حال میں جمعیۃ علماء دہلی کا سیکریٹری نامزد کیا گیا انکی ممبئی آمد پر این سی پی شرد پوار کے ممبرا کے صدر شمیم خان نے اپنی رہائش گاہ پر والہانہ استقبال کیا اور مبارکباد پیش کی۔ اس موقع پر انوار الحق خان، شعیب خان، امتیاز خان، ببلو سمناں، سونو ہاشمی، جاوید میڈیکل، حاجی اسحاق، رضوان شیخ، عبدالباسط، دانش، نسیم خان و دیگر موجود تھے۔

# بھارت کی حیاتیاتی معیشت 200 بلین ڈالر کے قریب

## جدت طرازی اگلے ترقی کے مرحلے کا اشارہ دیتی ہے

نئی دہلی، 31 مارچ۔ ایم این این۔ ہندوستان کی حیاتیاتی معیشت 200 بلین ڈالر کے نشان کے قریب پہنچ رہی ہے، جو کہ اس کے ارتقاء میں ایک اہم سنگ میل ہے جس میں ایک مضبوط پالیسی پر زور اور بڑھتی ہوئی اختراعی پائپ لائن ترقی کے اگلے مرحلے کا اشارہ دے رہی ہے۔ اینڈ یا پارٹنرز کی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ملک کی بایو اکانومی 2014 میں تقریباً 10 بلین ڈالر سے بڑھ کر 2026 میں 195 بلین ڈالر سے زیادہ ہوگئی ہے، جو اب جی ڈی پی میں تقریباً 5 فیصد کا حصہ ڈال رہی ہے۔ ہندوستان، جو کہ عالمی سطح پر تقریباً 20 فیصد جنرکس اور 60 فیصد سے زیادہ ویکسینز کی فراہمی کے لیے طویل عرصے سے دنیا کی فارمیسی کے طور پر پہچانا جاتا ہے، اب ایک جدت پر مبنی بائیو فارما ایکو سسٹم کی طرف منتقل ہو رہا ہے جس کا مرکز نوول علاج اور گہری ٹیکنالوجی کے پلیٹ فارم پر ہے۔ رپورٹ میں اس بات پر روشنی ڈالی گئی ہے کہ ہندوستان ایک انفلیکشن پوائنٹ پر کھڑا ہے، جو سازگار پالیسی اقدامات، ریگولیٹری اصلاحات، اور اس کے کلینیکل مرحلے کے اثاثوں کی بڑھتی ہوئی عالمی توثیق کی وجہ سے ہے۔ اس نے اہم حکومتی اقدامات پر بھی روشنی ڈالی --- بشمول مجوزہ 10000 کروڑ روپے کی بائیو فارما شکتی اسکیم اور 100000 کروڑ روپے کا ریسرچ، ڈیولپمنٹ اینڈ انوویشن فنڈ جس سے ایک مضبوط اختراعی ماحولیاتی نظام کی ترقی کو تیز کرنے کی امید ہے۔ اس میں مزید کہا گیا ہے کہ حالیہ ریگولیٹری اصلاحات، جیسے کہ 45 دن کی منظوری کی ٹائم لائن کا تعارف اور پیشگی اطلاع کے راستے، بھی انتظامی رکاوٹوں کو کم کرنے اور منشیات کی نشوونما کے چکر کو چار ماہ تک کم کرنے کا امکان ہے۔ ایک ہی وقت میں، عالمی بائیو فارما صنعت میں ساختی تبدیلیاں، بشمول آر اینڈ ڈی کی بڑھتی ہوئی لاگت، جس کا تخمینہ 2.2 بلین ڈالر فی اثاثہ ہے، اور 300 بلین ڈالر کا پیٹنٹ کلف، بھارت جیسے لاگت سے موثر اور تیز رفتار تحقیقی ماحولیاتی نظام کے لیے مواقع پیدا کر رہے ہیں۔ رپورٹ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ہندوستانی بائیوٹیک اسٹارٹ اپس ریکومبنٹ الفا سے فائدہ اٹھاتے ہیں، جو نمایاں طور پر تیزی سے مریضوں کے اندراج کو قابل بناتا ہے اور منشیات کے امیدواروں کو عالمی ہم عمروں کے مقابلے میں کافی کم قیمت پر فیز II ٹرائلز میں آگے بڑھنے کی اجازت دیتا ہے۔ اس نے مزید کہا کہ یہ فائدہ ہندوستانی فرموں کو منشیات کی نشوونما میں متعدد متوازی شرط لگانے کے قابل بناتا ہے، جس سے کامیابی کے مجموعی امکانات بہتر ہوتے ہیں۔ تاہم، رپورٹ میں خبردار کیا گیا ہے کہ چیلنجز باقی ہیں۔

## مراسلہ---

# ثابت قدم

رمضان المبارک کا مہینہ عبادت کا مہینہ تو تھا تربیت کا مہینہ بھی تھا روزہ ثابت کرتا ہے آپ اپنے نفس کو کنٹرول کر سکتے ہیں، سحری ثابت کرتی ہے آپ فجر کے لیے اٹھ سکتے ہیں، افطاری ثابت کرتی ہے آپ مشکل وقت میں صبر کر سکتے ہیں، تراویح ثابت کرتی ہے آپ تھکاوٹ کے باوجود عبادت کر سکتے ہیں، تہجد ثابت کرتی ہے آپ اللہ کے لیے اپنی نیند قربان کر سکتے ہیں، رمضان ثابت کرتا ہے آپ ایک بہترین مسلمان بن سکتے ہیں اگر ہم اپنی زندگی کو رمضان جیسی بنا لیں گے تو پھر ہماری آخرت عید جیسی ہوگی۔ انشاءاللہ

آصف پلاسٹک والا
ربانی ٹاور، مدنپورہ، ممبئی 11
9323793996

## مرد ڈرائیور حضرات توجہ فرمائیں

سڑکوں پر آج کل نوجوان لڑکیاں اور خواتین رنگ برنگی سکوٹیاں چلاتی نظر آتی ہیں۔ کوئی گھومنے نکلی ہے تو کوئی اپنی یونیورسٹی، کالج کوئی کسی کو ڈراپ کرنے جا رہی ہے تو کوئی اپنی اماں کو ہسپتال لے کر جا رہی ہے یا گھر کیلئے روزمرہ کا سامان ایسے میں سڑک پر ان کو دیکھ کر آپے سے باہر نہ ہو جائیں۔ ان کو راستہ دیں۔ ان کو تیز اوور ٹیک سے ناڈرائیں۔ ان کے ساتھ ریس نہ لگائیں اور ان کو گزر جانے دیں۔ موٹر سائیکل چلانے والی بیٹیوں کا احترام کیا کریں وہ اپنے والدین کیلئے بیٹے کا کردار ادا کر رہی ہوتی ہیں۔ ان کے ساتھ عزت سے پیش آئیں، تحفظ کا احساس دلائیں یہ ہماری عزتیں ہیں، یہ ہمارے گھروں کی رحمت ہیں۔

ڈاکٹر ممتاز خان
مجگاؤں ممبئی ۱۰

# تعلیمی معیار کی بلندی کی جانب مؤثر پیش قدمی، مرکزی تعلیمی بورڈ مہاراشٹر کی مہابلیشور میں کامیاب ورکشاپ

## سہ روزہ تعلیمی وتربیتی پروگرام میں ریاست بھر سے 70 سے زائد اساتذہ وذمہ داران کی شرکت بی ماہرین تعلیم کی رہنمائی، فکری تازگی اور عملی تربیت کا حسین امتزاج

پونے/مہابلیشور:31 مارچ (نمائندہ): مرکزی تعلیمی بورڈ مہاراشٹر کے زیر اہتمام پُرفضا مقام مہابلیشور میں 26 تا 28 مارچ 2026 کو سہ روزہ ایجوکیشنل ٹور اور تربیتی ورکشاپ کامیابی کے ساتھ منعقد ہوئی، جس میں ریاست کے مختلف تعلیمی اداروں سے وابستہ اساتذہ، معلمات، پرنسپلس اور انتظامی ذمہ داران نے بھرپور شرکت کی۔ ورکشاپ کا بنیادی مقصد تعلیمی اداروں کے درمیان باہمی ربط وضبط کو فروغ دینا، افہام وتفہیم کو مستحکم بنانا اور اساتذہ و منتظمین کو علمی و عملی رہنمائی فراہم کرنا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ شرکاء کو فکری تازگی اور باہمی تبادلۂ خیال کا موقع بھی فراہم کیا گیا۔ مہابلیشور کے حسین اور پُرسکون ماحول نے اس علمی اجتماع کو مزید مؤثر اور یادگار بنا دیا۔ ورکشاپ کے دوران مختلف اہم اور عصری موضوعات پر سیر حاصل گفتگو کی گئی، جن میں تذکیر بالقرآن و تذکیر بالحدیث، تعلیمی قیادت، معیاری تعلیم کے فروغ کے طریقے، اسکول اور سماج کے تعلقات، اخلاقی تربیت، قیادت کے انداز، گروپ ڈائنامکس اور اسکولی تعلیم کو درپیش نئے چیلنجز جیسے موضوعات شامل تھے۔ ان سیشنز کو تقاریر، اوپن ڈسکشن، پینل مباحث، سوال و جواب اور گروپ سرگرمیوں کے ذریعے نہایت مؤثر انداز میں پیش کیا گیا۔ ورکشاپ میں ماہرین تعلیم مولانا محمد الیاس خان فلاحی (نگراں مرکزی تعلیمی بورڈ مہاراشٹر و امیر حلقہ جماعت اسلامی حلقہ مہاراشٹر)، سید تنویر احمد (مرکزی سیکرٹری مرکزی تعلیمی بورڈ) سید عزیز محی الدین (چیئرمین مرکزی تعلیمی بورڈ مہاراشٹر)، سید شریف (سیکرٹری مرکزی تعلیمی بورڈ، مہاراشٹر)، دتا ترائے وارے سر ضلع پریشد پونے (معروف کاؤنسلر و ایجوکیٹر)، ڈاکٹر بدر الاسلام (اسسٹنٹ پروفیسر مانو و سیکرٹری الھدی سوشل اینڈ ویلفیئر سوسائٹی مہاراشٹر)، ضیاء الرحمن انصاری (پرنسپل رئیس ہائی اسکول و جونیئر کالج بھیونڈی)، مولانا اختر الاسلام ندوی، محفوظ صدیقی و دیگر نے رہنمائی فرمائی۔ مقررین نے اس بات پر زور دیا کہ تعلیمی ادارے محض نصابی تعلیم تک محدود نہ رہیں بلکہ دینی و اخلاقی اقدار کی ترویج، کردار سازی اور سماجی ذمہ داریوں کی ادائیگی کو بھی اپنی ترجیحات میں شامل کریں۔ مؤثر تعلیمی قیادت، اساتذہ کی مسلسل تربیت اور جدید تدریسی طریقوں کو معیاری تعلیم کے فروغ کے لیے ناگزیر قرار دیا گیا۔ پروگرام کے دوران برین اسٹارمنگ سیشنز اور گروپ ڈائنامکس کی عملی مشقوں کے ذریعے شرکاء کی تخلیقی صلاحیتوں کو ابھارا گیا اور انہیں درپیش مسائل کے حل کے لیے عملی تجاویز پیش کرنے کا موقع فراہم کیا گیا۔ ورکشاپ کے اختتام پر نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے شرکاء اور اداروں میں انعامات تقسیم کیے گئے، جس سے ان کی حوصلہ افزائی ہوئی۔ اس موقع پر مہابلیشور کے دلکش مقامات کی سیر کا بھی اہتمام کیا گیا، جس نے شرکاء کو ذہنی سکون اور فکری تازگی فراہم کی۔ قدرتی مناظر نے شرکاء کو خالق کائنات کی عظمت پر غور وفکر کی جانب متوجہ کیا اور ان کے روحانی احساسات کو جِلا بخشی۔ اختتام پر شرکاء نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے اس عزم کا اظہار کیا کہ وہ اس ورکشاپ سے حاصل شدہ رہنمائی کو اپنے اپنے اداروں میں عملی جامہ پہنائیں گے، جبکہ منتظمین اور ماہرین تعلیم کی کاوشوں کو سراہا گیا۔

# ہندوستان کی آواز مغربی ایشیا میں اہم وزن اور اعتبار رکھتی ہے: متحدہ عرب امارات کے سفیر

نئی دہلی، 31 مارچ۔ ایم این این۔ ہندوستان میں متحدہ عرب امارات (یو اے ای) کے سفیر عبدالناصر الشالی نے مغربی ایشیا کے جاری بحران میں نئی دہلی کے کردار کی تعریف کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا ہے کہ ہندوستان کی گہری علاقائی مصروفیت اور تعمیری سفارتی روایت ہے۔ سفیر نے نوٹ کیا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی متحدہ عرب امارات کے صدر شیخ محمد بن زید النہیان کے ساتھ ٹیلی فونک بات چیت کو یکجہتی کے اشارے کے طور پر دیکھا گیا اور اس سے دونوں رہنماؤں کے درمیان ایک دہائی سے زائد عرصے میں قائم قریبی تعلقات کی عکاسی کی گئی۔ خبر رساں ایجنسی سے خصوصی بات کرتے ہوئے، الشالی نے کہا، ''اس بحران میں ہندوستان کے کردار کو پہلے ہی بہت سراہا گیا ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی حملوں کے آغاز کے بعد متحدہ عرب امارات کے صدر عزت مآب شیخ محمد بن زید النہیان کو ٹیلی فون کرنے والے پہلے عالمی رہنماؤں میں شامل تھے۔ یہ کال بھائی چارے کے عمل کے طور پر موصول ہوئی تھی اور دو رہنماؤں کے درمیان اس شراکت داری کی عکاسی کی گئی تھی جنہوں نے ایک دوسرے کے ساتھ زیادہ سے زیادہ شراکت داری کی ہے۔'' اس کے بعد ہندوستان نے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی قرارداد 2817 میں اپنا نام ڈالا، جس میں 135 ممالک کے ساتھ متن کو شریک کیا گیا۔ قرارداد ایک طاقتور پیغام بھیجتی ہے کہ بین الاقوامی برادری ریاستی خودمختاری پر حملوں یا شہریوں اور اہم انفراسٹرکچر کو جان بوجھ کر نشانہ بنانے کو برداشت نہیں کرے گی۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ وہ ایران اسرائیل جنگ کے دوران خلیج میں بڑھتی ہوئی کشیدگی کو کس نظر سے دیکھتے ہیں، الشالی نے کہا کہ، 28 فروری سے، ایران نے متحدہ عرب امارات اور اس کے پڑوسیوں کو ''دہشت گردانہ جارحیت'' کی مسلسل مہم کا نشانہ بنایا ہے۔ 29 مارچ تک، اس نے انکشاف کیا، 414 بیلسٹک میزائل، 15 کروز میزائل، اور 914,1 ڈرونز نے متحدہ عرب امارات کو دیگر تمام ممالک سے زیادہ نشانہ بنایا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ خاص طور پر پریشان کن بات یہ ہے کہ یہ حملے ایران کے ساتھ تنازعہ میں مصروف ریاستوں پر نہیں کیے گئے ہیں، بلکہ اس کے ہمسایہ ممالک پر کیے گئے ہیں، جن میں وہ ممالک بھی شامل ہیں جنہوں نے کشیدگی سے بچنے کے لیے مسلسل کام کیا ہے۔

# اس سال ہندوستان میں چار سیمی کنڈکٹر پلانٹس تیار ہوں گے: اشونی ویشنو

ساند (گجرات)، 31 مارچ۔ ایم این این۔ مرکزی الیکٹرانکس اور انفارمیشن ٹکنالوجی کے وزیر اشونی ویشنو نے منگل کو کہا کہ ہندوستان میں 2026 تک چار سیمی کنڈکٹر پلانٹس تیار ہونے کی امید ہے، کیونکہ انہوں نے اس شعبے کے لیے ایک تیز رفتار روڈ میپ کا خاکہ پیش کیا ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے ساند میں کینس سیمیکون کے او ایس اے ٹی پلانٹ کا افتتاح کرنے کے بعد تبصروں میں، ویشنو نے کہا 2026 میں، چار پلانٹ تیار ہو جائیں گے، اور 2027 میں دو پلانٹ۔ بھارت کا پہلا فیبریکیشن یونٹ 2028 تک دھولیرا میں تیار ہو جائے گا۔ انہوں نے بتایا کہ ساند یونٹ ملک کا دوسرا سیمی کنڈکٹر پلانٹ ہے جس کا یکے بعد دیگرے افتتاح کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ مائیکرون ٹیکنالوجی کے پہلے پلانٹ کا افتتاح 28 فروری کو کیا گیا تھا اور آج 31 مارچ کو دوسرے پلانٹ کا افتتاح کیا گیا ہے۔ تیسرے پلانٹ کا افتتاح جولائی میں کیا جائے گا۔

# دادا کے خوابوں کی پارٹی کو مضبوطی سے آگے بڑھانا ہم سب کی مشترکہ ذمہ داری: سنیل تٹکرے

ممبئی:۳۱/مارچ (نمائندہ):۔ نیشنلسٹ کانگریس پارٹی کے ریاستی صدر اور رکن پارلیمنٹ سنیل تٹکرے نے کہا ہے کہ 'دادا' کے خوابوں کی پارٹی کو اسی مضبوطی کے ساتھ آگے بڑھانا تمام کارکنوں کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ انہوں نے کہا کہ اجیت دادا پوار نے اپنی مسلسل محنت اور قیادت کے ذریعے پارٹی کو این ڈی اے کے ساتھ آگے لے جانے کی صلاحیت کا مظاہرہ کیا تھا اور مشکل حالات کے باوجود تنظیم کو دوبارہ مستحکم کیا۔ انہوں نے کہا کہ لوک سبھا انتخابات میں ناکامی کے باوجود اسمبلی انتخابات سے قبل پارٹی کو نئے اعتماد کے ساتھ منظم کیا گیا اور اتحادیوں کو ساتھ لے کر چلنے کی حکمت عملی اپنائی گئی، جس کے نتیجے میں پارٹی کو 72 فیصد اسٹرائیک ریٹ حاصل ہوا۔ انہوں نے مزید کہا کہ اجیت پوار کے انتقال کے بعد پارٹی جذباتی طور پر متاثر ضرور ہوئی ہے، لیکن اس کے باوجود ان کے نظریات اور خوابوں کو آگے بڑھانا سب کی ذمہ داری ہے۔ سنیل تٹکرے نے کہا کہ ان کا اجیت دادا پوار کے ساتھ 35 برس کا قریبی تعلق رہا ہے اور وہ متعدد اہم مواقع کے گواہ رہے ہیں۔ انہوں نے واضح کیا کہ سنیترا اجیت پوار کی قیادت میں پارٹی کو مزید مضبوط کیا جائے گا اور تمام لیڈر مل کر اجتماعی فیصلے کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ پارٹی کے کام کاج کو لے کر کسی قسم کی تشویش کی ضرورت نہیں ہے۔ دریں اثنا پارٹی کے ترجمان سورج چوہان نے میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے روہت پوار پر سنگین الزامات عائد کیے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ روہت پوار نے این سی پی میں پھوٹ ڈالنے اور پارٹی لیڈروں کو بدنام کرنے کے لیے ایک ایجنسی کو پانچ کروڑ روپے دیے۔ ان کے مطابق کچھ افراد کو باقاعدہ طور پر رول پر رکھ کر پارٹی کے خلاف جھوٹے الزامات لگانے کا کام سونپا گیا ہے۔ سورج چوہان نے الزام لگایا کہ گزشتہ کچھ دنوں سے ایک مخصوص گروپ کی جانب سے این سی پی اور اس کے لیڈروں کو بدنام کرنے کی منظم کوشش کی جا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ عناصر اپنے سیاسی مفادات کے لیے پارٹی کی شبیہ خراب کرنے اور اندرونی اختلافات کو ہوا دینے میں مصروف ہیں۔ انہوں نے پارٹی آئین سے متعلق پھیلائی جانے والی خبروں کو بھی گمراہ کن قرار دیتے ہوئے کہا کہ این سی پی کے قیام سے ہی پانچ بنیادی شعبے موجود ہیں، جن میں مرکزی تن

### پرمود مہاجن دیہی ہنرمندی ترقیاتی مرکز منصوبے کے تحت

# خواہشمند اداروں کو تجاویز پیش کرنے کے لیے ۱۰/اپریل تک کی مہلت

ناندیڑ:۳۱/مارچ (ورق تازہ نیوز):۔ضلع کے دیہی علاقوں میں نوجوانوں کو ہنرمند بنانے اور انہیں روزگار کے مواقع فراہم کرنے کے عظیم مقصد کے تحت پرمود مہاجن دیہی ہنرمندی ترقیاتی مرکز منصوبے کے لیے اہل اور مستند تربیتی شراکت دار اداروں اور مراکز سے باقاعدہ تجاویز طلب کی گئی ہیں۔ ہنرمندی کے فروغ، روزگار اور کاروباری رہنمائی مرکز کے معاون کمشنر ڈاکٹر آر ایم کولھے نے تمام خواہشمند اور معیار پر پورا اترنے والے تربیتی اداروں سے پرزور اپیل کی ہے کہ وہ اپنی مفصل تجاویز جمعہ ۱۰/اپریل ۲۰۲۶ کی شام ۵ بجے تک ضلعی ہنرمندی کے فروغ، روزگار اور کاروباری رہنمائی مرکز ناندیڑ کے دفتر میں دو نقول کی صورت میں لازمی جمع کروادیں۔ اس اہم اور عوامی فلاح کے منصوبے کا بنیادی مقصد دیہی علاقوں کے نوجوانوں کو موجودہ صنعتی دور کی ضروریات کے عین مطابق ہنرمندی کی اعلیٰ تربیت فراہم کرکے ان کے لیے باعزت روزگار اور ذاتی کاروبار شروع کرنے کے شاندار مواقع پیدا کرنا ہے۔ موجودہ مرحلے میں ضلع کے ۸ مختلف اور اہم مقامات پر یہ تربیتی مراکز قائم کرنے کے لیے تجاویز طلب کی جارہی ہیں، جن میں تعلقہ اردھاپور کا علاقہ مایگاؤں، تعلقہ بھوکر میں واکڈ، تعلقہ بلولی میں کاسرالی، تعلقہ دھرم آباد میں پیتالا، تعلقہ حدگاؤں میں تامسا، تعلقہ ناندیڑ کا علاقہ دھنیگاؤں، تعلقہ کنوٹ میں گوگوندا اور تعلقہ امری کا مضافاتی علاقہ سندھی شامل ہیں۔ انتظامیہ کی جانب سے یہ واضح کیا گیا ہے کہ ان ۸ مقامات میں سے ہر ایک مقام پر ایک باقاعدہ اور فعال تربیتی مرکز قائم کیا جائے گا۔ حکومتی ہدایات کے مطابق تجویز پیش کرنے والے ادارے کے لیے یہ لازمی شرط عائد کی گئی ہے کہ وہ ایک شراکتی ادارہ، نجی محدود تجارتی کمپنی، عوامی محدود تجارتی کمپنی، رفاہی ادارہ یا سوسائٹی کے طور پر باضابطہ طور پر درج شدہ اور حکومت کی جانب سے تسلیم شدہ تربیتی مرکز ہو۔ متعلقہ ادارے کے پاس ہنرمندی کے فروغ کے شعبے میں کام کرنے کا وسیع اور عملی تجربہ، ماضی میں تربیت فراہم کرنے کا مصدقہ دستاویزی ثبوت، اور تربیت مکمل کرنے والے طلبہ کو صنعتوں میں روزگار فراہم کرنے کا مستحکم لائحہ عمل موجود ہونا انتہائی ضروری ہے۔ اس کے ساتھ ہی قومی سطح کے ہنرمندی کے جدید برقیاتی نظام پر ادارے کی باقاعدہ شمولیت اور اندراج کو بھی لازمی قرار دیا گیا ہے۔ تجاویز جمع کرواتے وقت شرائط کے مطابق یہ بھی ضروری ہے کہ ادارے پچھلے ۴ سالوں کے دوران محض ہنرمندی کی تربیت کے شعبے میں ہونے والے اپنے مالی لین دین کی مکمل تفصیلات، درکار بنیادی ڈھانچے کی دستیابی کے ثبوت اور دیگر تمام متعلقہ واہم دستاویزات بھی ہمراہ پیش کریں۔ مقررہ تاریخ تک موصول ہونے والی تمام تجاویز کی انتہائی باریک بینی سے جانچ پڑتال ضلعی کلکٹر کی زیر صدارت قائم کردہ ہنرمندی کے فروغ، روزگار اور جدت طرازی کی ضلعی مجلس عاملہ کے ذریعے کی جائے گی، جس کے بعد کڑے معیار پر پورا اترنے والے اہل اداروں کا حتمی انتخاب عمل میں آئے گا۔ اس پوری کارروائی اور منصوبے کے حوالے سے مزید تفصیلی معلومات ضلعی دفتر کے معلوماتی تختے پر آویزاں کردی گئی ہیں، اور تمام متعلقہ افراد سے ان معلومات کا بغور مطالعہ کرنے کی بھی تلقین کی گئی ہے۔

# غیر قانونی اسلحے کا بڑھتا ہوا رجحان: ایک ماہ میں ۷/پستول اور ۷۶/زندہ کارتوس برآمد

ناندیڑ:۳۱/مارچ (ورق تازہ نیوز):۔تعلیم کا مرکز سمجھے جانے والے ناندیڑ کی شناخت اب جرائم اور جرائم پیشہ عناصر کی محفوظ پناہ گاہ کے طور پر ہونے لگی ہے۔ نوجوانوں میں بندوق اور پستول کا رجحان اس قدر بڑھ گیا ہے کہ ناندیڑ میں ان کا استعمال انتہائی عام ہوگیا ہے۔ خاص بات یہ ہے کہ ناندیڑ کے مقامی انسداد جرائم دستے اور دیہی پولیس نے صرف ایک ماہ کے اندر ۷ پستول، ۷۶ زندہ کارتوس اور ۳ کارتوس دان ضبط کرتے ہوئے ۷ ملزمان کو سلاخوں کے پیچھے دھکیل دیا ہے۔ تعلیم کا مرکز کہلانے والے ناندیڑ کو غیر قانونی اسلحے کا گڑھ بننے میں شاید اب زیادہ وقت نہیں لگے گا، کیونکہ موجودہ حالات کچھ اسی طرح کی تصویر کشی کر رہے ہیں۔ بڑھتے ہوئے جرائم، گروہی تصادم، بالادستی کی جنگ، بھتہ خوری اور ڈکیتی جیسی وارداتوں کے لیے پستول کا استعمال خطرناک حد تک بڑھ چکا ہے۔ ضلع ناندیڑ تلنگانہ اور کرناٹک کی سرحدوں سے متصل ہے۔ ریاست بہار، مدھیہ پردیش اور اتر پردیش سے محض ۱۰ سے ۲۰ ہزار روپے کے عوض پستول اور بندوقیں فروخت کے لیے یہاں لائی جارہی ہیں۔ ناندیڑ میں غیر قانونی اسلحے کی منڈی عروج پر ہونے کی وجہ سے بڑی تعداد میں نوجوان دیسی ساختہ بندوقوں، روایتی اور جدید پستولوں، زندہ کارتوسوں اور اسلحے کے دیگر آلات کی خرید و فروخت میں ملوث پائے جارہے ہیں۔ ۱۶ سے ۲۲ سال کی عمر کے نوجوانوں میں آتشیں اسلحے کی کشش نمایاں طور پر بڑھی ہے اور اس کے استعمال کا شوق بھی تیزی سے پروان چڑھ رہا ہے۔ جھری، بونڈھار اور وانگی جیسے ناندیڑ شہر کے مضافاتی علاقوں میں اسلحے کے سودے طے پارہے ہیں۔ اس سنگین صورتحال کے پیش نظر ضلعی سپرنٹنڈنٹ پولیس ابھینش کمار نے ایک خصوصی مہم کا آغاز کیا ہے اور غیر قانونی اسلحے کی خرید و فروخت کرنے والے عناصر کے خلاف سخت کارروائیاں انجام دی ہیں۔ دریں اثنا، گزشتہ ایک ماہ کے دوران مقامی انسداد جرائم دستے کے پولیس انسپکٹر اودے کھنڈے رائے، سب انسپکٹر مہیش کورے اور ان کی ٹیم کے علاوہ ناندیڑ دیہی پولیس تھانے کے انسپکٹر اوم کانت چنچولکر کی قیادت میں پولیس دستوں نے ۵ مختلف مقامات پر چھاپے مار کر ۷ پستول، ۷۶ زندہ کارتوس، ۳ کارتوس دان برآمد کیے ہیں اور ۱۷ ملزمان کو گرفتار کیا ہے۔ پولیس کی یہ کارروائی یقیناً لائق تحسین ہے، لیکن ساتھ ہی یہ ناندیڑ کے سماجی تانے بانے کو پہنچنے والے نقصان اور بگڑتی ہوئی سماجی صحت کے حوالے سے لمحہ فکریہ بھی ہے۔ آج کل نوجوان جدید مواصلاتی آلات پر مختلف سماجی رابطوں کے ذرائع اور مختصر بصری جھلکیوں کے سحر میں مبتلا ہیں۔ اس کے علاوہ منشیات کی لت بھی اس بگاڑ کی ایک بڑی وجہ ہے، جس کے باعث کم عمر بچوں اور نوجوانوں کو اس بات کا قطعی احساس نہیں ہوتا کہ وہ کس قسم کے سنگین جرائم کا ارتکاب کر رہے ہیں۔ اس لیے والدین کو چاہیے کہ وہ مزید ہوشیار رہیں، اپنے بچوں کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھیں اور وقت رہتے انہیں راہ راست پر لائیں، بصورت دیگر جرائم کی دنیا میں قدم رکھنے والے بچوں کے والدین کے مقدر میں سوائے پچھتاوے کے کچھ نہیں بچے گا۔

# اشوک کھرات معاملہ: وڈیٹیوار کے دعوے پر باونکولے نے ثبوت مانگے

ممبئی:۳۱/مارچ:۔مہاراشٹر کے وزیر محصولات چندرشیکھر باونکولے نے کانگریس کے سینئر لیڈر وجئے وڈیٹیوار کو چیلنج دیتے ہوئے کہا ہے کہ وہ منترالیہ کے اعلیٰ افسران اور خود ساختہ نجومی اشوک کھرات کے درمیان مبینہ روابط کے حوالے سے ٹھوس اور قابل اعتبار ثبوت پیش کریں۔ انہوں نے کہا کہ محض میڈیا میں بیانات دینا یا الزامات لگانا کافی نہیں ہوتا، اگر الزامات سنجیدہ نوعیت کے ہیں تو انہیں باضابطہ طور پر حکومت یا متعلقہ تفتیشی ایجنسیوں کے سامنے پیش کیا جانا چاہیے تاکہ مناسب کارروائی کی جا سکے۔ اس سے قبل وجئے وڈیٹیوار نے میڈیا سے بات کرتے ہوئے دعویٰ کیا تھا کہ "اشوک کھرات بعض اعلیٰ افسران کو ناجائز تعلقات قائم کرنے کا مشورہ دیتا تھا۔" انہوں نے یہ بھی الزام لگایا کہ کھرات کے کئی اعلیٰ حکام کے ساتھ قریبی روابط تھے اور وہ ان پر اثر انداز ہوتا تھا۔ وڈیٹیوار نے مزید کہا کہ کھرات ان افسران کو غیر اخلاقی سرگرمیوں کی ترغیب دیتا تھا اور اس معاملے کو انتہائی سنجیدہ قرار دیتے ہوئے ریاستی حکومت سے اعلیٰ سطحی جانچ کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ کھرات کے موبائل فون میں کئی رابطے فرضی ناموں سے محفوظ تھے، جس سے مالی بے ضابطگیوں اور کالے دھن کو سفید کرنے جیسے معاملات پر شبہات پیدا ہوتے ہیں۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ اس معاملے سے جڑے تمام افراد کی مکمل جانچ ہونی چاہیے، اور ۴۹/اراکین اسمبلی کی سرگرمیوں کی بھی تفتیش کی جائے جن کی تصاویر مبینہ طور پر کھرات کے ساتھ سامنے آئی ہیں۔ وڈیٹیوار نے الزام لگایا کہ مبینہ طور پر کئی سرکاری افسران اپنی بیویوں کے ساتھ کھرات سے ملنے جاتے تھے۔ انہوں نے ایسے افراد کے خلاف توہم پرستی مخالف قانون کے تحت کارروائی کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ "کئی بااثر افراد کی بیویاں کھرات کے دفتر جاتی تھیں جبکہ ان کے شوہر باہر انتظار کرتے تھے۔" تاہم اندر ہونے والی سرگرمیوں کے بارے میں انہوں نے ٹھوس ثبوت نہ ہونے کی بنا پر مزید تفصیل نہیں دی ہے۔ وڈیٹیوار کے مطابق اب تک صرف چند ویڈیوز سامنے آئی ہیں، جبکہ کھرات کے دفتر سے ضبط شدہ ایک پین ڈرائیو میں تقریباً ایک ہزار ویڈیوز ہونے کا دعویٰ کیا گیا ہے، جن میں سے صرف ۱۵۰/کے قریب منظر عام پر آئی ہیں۔ وڈیٹیوار نے دعویٰ کیا کہ اگر سارے ویڈیوز سامنے آئے حکومت ہل جائے گی۔

# بے موسم بارش اور طوفان سے زبردست تباہ کاری

## پھلوں کے باغات اجڑ گئے، فصلوں کو شدید نقصان کا سامنا

ناندیڑ:۳۱/مارچ (ورق تازہ نیوز):۔ضلع ناندیڑ کے نایگاؤں تعلقہ میں پیر ۳۰ مارچ کی رات آنے والی تیز طوفانی ہواؤں اور بے وقت بارش نے کسانوں کی امیدوں پر پانی پھیر دیا ہے۔ اس اچانک نازل ہونے والی قدرتی آفت کے نتیجے میں وسیع پیمانے پر زرعی نقصانات کی اطلاعات موصول ہورہی ہیں اور کئی مقامات پر کھڑی فصلیں اور پھلوں کے ہرے بھرے باغات مکمل طور پر تباہ ہوکر رہ گئے ہیں۔ خاص طور پر آم، چیکو اور املی کے باغات میں تیار پھل طوفانی ہواؤں کے باعث بڑی مقدار میں ٹوٹ کر زمین پر گر گئے ہیں، جس کی وجہ سے کسانوں کی سال بھر کی سخت محنت اور متوقع آمدنی ہوا کے دوش پر اڑ گئی ہے۔ پھلوں کے باغات کے علاوہ کٹائی کے آخری مراحل میں موجود دیگر اہم فصلیں جن میں ہلدی، جوار، چنا اور گندم شامل ہیں، وہ بھی اس بے وقت بارش کے پانی میں مکمل طور پر بھیگ گئی ہیں۔ اس صورتحال نے مقامی کسانوں کے سامنے ایک انتہائی تشویشناک معاشی بحران کھڑا کردیا ہے۔ زرعی ماہرین کے مطابق سب سے زیادہ نقصان ہلدی پیدا کرنے والے کسانوں کو برداشت کرنا پڑا ہے۔ کسانوں نے اپنی ہلدی کی فصل کو ابالنے کے بعد کھلے آسمان تلے سکھانے کے لیے پھیلا رکھا تھا، جو بارش کے پانی میں بھیگنے کی وجہ سے شدید متاثر ہوئی ہے۔ اس غیر متوقع سورتحال کے باعث ہلدی کے معیار پر انتہائی منفی اثر پڑنے کا قوی امکان پیدا ہوگیا ہے جس کے نتیجے میں مقامی منڈیوں میں اس کی قیمتیں گرنے کا شدید خدشہ ظاہر کیا جارہا ہے۔ اس طوفان اور بے وقت بارش کی زد میں آنے والے علاقوں میں نایگاؤں، کنٹور، نرسی، بربڑا، ماجرم، گڈگا کولمبی، سمبھرنی، راتولی، موگاؤں، کولگے گاؤں، دیگاؤں، کرشنور اور سومٹھانا سمیت گردونواح کے دیگر متعدد گاؤں شامل ہیں۔ ان تمام دیہاتوں میں تیز طوفانی ہواؤں کے سبب درختوں سے پھلوں کے بڑے پیمانے پر گرنے اور فصلوں کے تباہ ہونے کی وجہ سے کسانوں کو بے پناہ مالی نقصان کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ مقامی کسانوں کی حالت زار اس لیے بھی قابل رحم ہے کیونکہ رواں سال برسات کے موسم میں ہونے والی شدید بارشوں اور سیلابی سورتحال کی تباہ کاریوں سے وہ ابھی سنبھلنے کی کوشش ہی کررہے تھے کہ اس بے وقت بارش نے انہیں ایک مرتبہ پھر شدید مشکلات اور مایوسی کے گہرے گڑھے میں دھکیل دیا ہے۔ مسلسل نازل ہونے والی ان قدرتی آفتوں کی وجہ سے کسان انتہائی پریشان حال ہیں اور ان پر پہلے سے موجود قرضوں کے بوجھ میں مزید اضافے کا خدشہ پیدا ہوگیا ہے۔ اسی دوران اس قدرتی آفت سے متاثرہ کسانوں نے مقامی انتظامیہ کی سرد مہری اور کارکردگی پر شدید عدم اطمینان کا اظہار کیا ہے۔ کسانوں اور ان کے نمائندوں نے حکومت سے پرزور مطالبہ کیا ہے کہ تباہ شدہ فصلوں اور باغات کے نقصانات کا فوری طور پر سرکاری سطح پر جائزہ لیا جائے اور متاثرین کے لیے مناسب مالی معاوضے کا ہنگامی بنیادوں پر اعلان کیا جائے۔ مختلف کسان تنظیموں نے انتظامیہ کو سخت الفاظ میں متنبہ کیا ہے کہ اگر حکومت کی جانب سے فوری طور پر ان کی دادرسی نہ کی گئی اور مالی امداد فراہم نہ کی گئی تو وہ اپنے حقوق کے حصول کے لیے سڑکوں پر نکل کر ایک شدید احتجاجی تحریک شروع کرنے پر مجبور ہوجائیں گے۔

# تمباکو کے خلاف پولس کی وسیع مہم، ۸/لاکھ روپے مالیت کا سامان ضبط

ناندیڑ:۳۱/مارچ (ورق تازہ نیوز):۔ناندیڑ کے علاقائی دائرہ کار میں صحت کے لیے مضر اور غیر قانونی تمباکو نوشی کی اشیاء کے خلاف ایک سخت اور وسیع مہم کا آغاز کیا گیا ہے۔ اس مہم کے تحت پولیس کے اعلیٰ حکام کی خصوصی ہدایات پر کارروائی کرتے ہوئے لاتور میں ایک بڑی کارروائی انجام دی گئی ہے۔ تفصیلات کے مطابق ۱۶ سے ۳۱ مارچ ۲۰۲۶ کے درمیانی عرصے میں ناندیڑ علاقائی دائرہ کار کے ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس شاہاجی اوماپ نے گنگھا اور ممنوعہ تمباکو کی مصنوعات کے خلاف ایک بھرپور مہم شروع کی ہے۔ اس مہم کے دوران پولیس دستے کو یہ خفیہ اطلاع موصول ہوئی کہ ایک مخصوص مال بردار گاڑی کے ذریعے گنگھے کی بھاری کھیپ ادگیر کی جانب منتقل کی جارہی ہے۔ اس مصدقہ اطلاع کی بنیاد پر ۳۰ مارچ ۲۰۲۶ کو واڈھونا پولیس تھانے کی حدود میں ادگیر احمد پور سڑک پر واقع واڈھونا پاٹی کے قریب مذکورہ گاڑی کو روکا گیا۔ تلاشی لینے پر گاڑی سے غیر قانونی طور پر فروخت کے لیے لے جایا جانے والا ۲۴۹۶۰۰ روپے مالیت کا گنگھا برآمد ہوا۔ پولیس نے گنگھا اور مال بردار گاڑی سمیت مجموعی طور پر ۸۱۲۰۰۰ روپے مالیت کا سامان ضبط کرلیا ہے۔ اس غیر قانونی دھندے میں ملوث ۲ ملزمان کو حراست میں لیا گیا ہے جن کی شناخت ۴۱ سالہ رسول ابراہیم شیخ اور راجو گرولنگ ہامنے کے طور پر ہوئی ہے۔ دونوں ملزمان کا تعلق ضلع لاتور کے تعلقہ احمد پور کے علاقے بھاگیہ نگر سے ہے۔ گرفتار ملزمان کے خلاف واڈھونا پولیس تھانے میں مقدمہ نمبر ۸۱ درج کرلیا گیا ہے۔ یہ مقدمہ ملکی نظام عدل کی دفعات ۱۲۳، ۶۲، ۲۲۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۳ کے ذیلی حصے ۵ اور تحفظ خوراک و معیارات کے قانون کی دفعہ ۵۹ کے تحت دائر کیا گیا ہے۔ اس سنگین مقدمے کی مزید تفتیش واڈھونا پولیس تھانے کے اسسٹنٹ پولیس انسپکٹر سنیل گائیکواڑ کر رہے ہیں۔ پولیس حکام نے واضح کیا ہے کہ اس وسیع مہم کے دوران ذائقہ دار یا خوشبودار تمباکو، ملاوٹ شدہ چبانے والا تمباکو، خوشبودار چھالیہ، گنگھا، پان مسالہ اور اس جیسی دیگر تمام مضر صحت اشیاء کو ذخیرہ کرنے، تقسیم کرنے اور ان کی نقل و حمل کرنے والوں کے خلاف ملکی نظام عدل کی دفعہ ۱۲۳ کے تحت سخت قانونی کارروائی عمل میں لائی جارہی ہے۔ مذکورہ بالا غیر قانونی اور مضر صحت اشیاء کی خرید و فروخت اور ترسیل کے جرم میں ملوث افراد کے خلاف دفعہ ۱۲۳ کے تحت دائر کیے جانے والے مقدمات کی سماعت سیشن عدالت میں ہوگی۔ قانون کے مطابق اس جرم کے ثابت ہونے پر مجرموں کو ۱۰ سال تک کی قید بامشقت اور بھاری مالی جرمانے کی سزا سنائی جاسکتی ہے۔ اس مہم کو مزید موثر بنانے اور جرائم پیشہ عناصر کی سرکوبی کے لیے ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس کے دفتر نے عوام کے لیے خبر نامی ایک خصوصی امدادی نظام متعارف کرایا ہے۔ شہری اپنے علاقے میں جاری کسی بھی قسم کے غیر قانونی دھندے کی اطلاع دینے کے لیے مواصلاتی نمبر ۹۱۵۰۱۰۰۱۰۰ پر براہ راست فون کرسکتے ہیں یا پیغام رساں نظام کے ذریعے تحریری اطلاع بھیج سکتے ہیں۔ ناندیڑ کے علاقائی ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس شاہاجی اوماپ نے تمام شہریوں سے پرزور اپیل کی ہے کہ وہ معاشرے کو اس ناسور سے پاک کرنے کے لیے اس امدادی نظام کا بھرپور استعمال کریں اور پولیس کا ساتھ دیں۔

# جعلی پیر 'تلوار بابا' کے خلاف انسداد توہم پرستی کے تحت مقدمہ درج

ناندیڑ:۳۱/مارچ (ورق تازہ نیوز):۔ضلع ناندیڑ کے تعلقہ بلولی میں واقع بدور گاؤں میں پولیس نے کارروائی کرتے ہوئے ایک مبینہ جعلی پیر کو حراست میں لے لیا ہے جسے مقامی سطح پر تلوار بابا کے نام سے جانا جاتا ہے۔ ملزم جس کا اصل نام دنیشور کڑدے ہے، اس کے خلاف پولیس نے باقاعدہ طور پر مقدمہ درج کرلیا ہے۔ تاہم ملزم کی جانب سے ذرائع ابلاغ کے سامنے یہ دعویٰ سامنے آیا ہے کہ پولیس کو اس کے خلاف کسی بھی قسم کا کوئی ٹھوس ثبوت نہیں مل سکا ہے۔ نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے مبینہ پیر نے اپنی صفائی پیش کرتے ہوئے کہا کہ اس کی قیام گاہ پر کسی بھی قسم کا کوئی دروازہ یا حفاظتی پہرہ موجود نہیں ہے۔ اس کا موقف ہے کہ اگر وہ کوئی ڈھونگ رچا رہا ہوتا یا کوئی بھی غلط کام کررہا ہوتا تو وہ اپنی قیام گاہ کو اس طرح سب کے سامنے کھلا نہ چھوڑتا۔ اس نے بتایا کہ وہاں لگی ہوئی ترپال کو کوئی بھی شخص کسی بھی وقت ہٹا کر اندر کا منظر دیکھ سکتا ہے۔ ملزم نے مزید بتایا کہ جب اسے یہ اطلاع ملی کہ کچھ صحافی اس کی عبادت گاہ میں داخل ہوئے ہیں تو وہ فوراً دوڑتا ہوا وہاں پہنچا تھا۔ ملزم نے پولیس کی کارروائی پر شدید تحفظات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ پولیس اہلکار اسے زبردستی یہ کہہ کر اپنے ہمراہ لے گئے تھے کہ اس کے پاس ایک غیر قانونی تلوار موجود ہے۔ ملزم کے دعوے کے مطابق پولیس نے اسے ۳ سے ۴ گھنٹے تک تھانے میں بٹھائے رکھا لیکن اس طویل دورانیے میں انہیں کوئی ایسا ثبوت نہیں مل سکا جس کی بنیاد پر مقدمہ درج کیا جاسکے۔ جب صحافی کی جانب سے اسے یہ یاد دہانی کروائی گئی کہ پولیس کی باضابطہ تصدیق کے مطابق اس کے خلاف انسداد توہم پرستی قانون کے تحت باقاعدہ مقدمہ درج کیا جاچکا ہے، تو اس نے اس پوری کارروائی کو ایک منظم سازش کا حصہ قرار دے دیا۔ ملزم کا استدلال تھا کہ اگر مقدمہ واقعی درج ہونا تھا تو اسے حراست میں لینے سے قبل ہی درج کیا جانا چاہیے تھا، حراست میں رکھ کر اور کئی گھنٹے بٹھانے کے بعد مقدمہ درج کرنا سراسر ایک سازش کی غمازی کرتا ہے۔

# ضلع سے لے کر گاؤں کی سطح تک تنظیم سازی کے لیے کانگریس کا 'سنگٹھن سرجن ابھیان': ہرش وردھن سپکال

ممبئی:۳۱/مارچ (ورق تازہ نیوز):۔کانگریس پارٹی نے تنظیم کو مضبوط بنانے کے مقصد سے ریاست بھر میں 'سنگٹھن سرجن ابھیان' شروع کرنے کا اعلان کیا ہے۔ کانگریس کے ریاستی صدر ہرش وردھن سپکال نے کہا کہ یہ مہم آل انڈیا کانگریس کمیٹی کی پالیسی کے تحت چلائی جارہی ہے، جس کے ذریعے ضلع کانگریس کمیٹیوں کو مضبوط بنانے پر خصوصی توجہ دی جارہی ہے۔ اس مہم کے تحت قومی سطح کے لیڈر مختلف اضلاع کا دورہ کریں گے، مقامی کارکنوں سے بات چیت کریں گے اور ضلع صدور کے انتخاب کا عمل مکمل کیا جائے گا، جبکہ تعلقہ اور گاؤں سطح تک تقرریاں مہاراشٹر پردیش کانگریس کمیٹی کے ذریعے کی جائیں گی۔ انہوں نے کہا کہ اس سال کو تنظیمی سال کے طور پر منایا جارہا ہے اور پارٹی ڈھانچے کو نچلی سطح تک مستحکم بنانے پر زور دیا جارہا ہے۔ اسی سلسلے میں ممبئی کے تلک بھون میں ہرش وردھن سپکال کی صدارت میں ایک اہم اجلاس منعقد ہوا، جس میں سینئر لیڈروں، ضلع صدور اور تنظیمی مہم کے رابطہ کاروں نے شرکت کی۔ اجلاس میں وجے ویڈیٹی وار، بالا صاحب تھورات، نسیم خان، یشومتی ٹھاکر، کے سی پاڈوی، ڈاکٹر وشوجیت کدم، رنجیت کامبلے، رکن پارلیمنٹ پرنیتی شندے، ڈاکٹر کلیان کالے، ڈاکٹر شوبھا بچھاؤ، بلونت واٹکھرے، ولاس اوتارے، شیوراج مورے، موہن جوشی، سچن ساونت، آل لونڈھے، سدھارتھ تھتی امبیرے اور وجاہت مرزا سمیت کئی اہم لیڈران اور عہدیداران موجود تھے۔ اجلاس کے بعد میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے ہرش وردھن سپکال نے بتایا کہ یہ مہم ملک بھر میں شروع ہوچکی ہے اور مہاراشٹر میں 27 مارچ سے اس کا آغاز ہوچکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یکم مئی تک سفارشات پر مبنی رپورٹ تیار کرلی جائے گی، جس کے بعد ضلع صدور کی تقرری عمل میں آئے گی۔ ان کے مطابق ریاست میں 72 ضلع صدور اور تقریباً 750 تعلقہ صدور مقرر کیے جائیں گے، جبکہ تنظیم کو گاؤں کی سطح تک پہنچانے کے لیے گرام شاخیں بھی قائم کی جائیں گی۔ اس کے علاوہ یوتھ کانگریس، خواتین کانگریس، ایس سی، ایس ٹی اور او بی سی محکموں کے لیے بھی ضلع اور تعلقہ سطح پر ذمہ داران مقرر کیے جائیں گے۔ اشوک کھرات معاملے پر بات کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس نام نہاد بابا سے متعلق کیس نے مہایوتی حکومت کو اندرونی طور پر کمزور کردیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ خواتین کے ساتھ مبینہ جنسی استحصال سے متعلق درجنوں ویڈیوز سامنے آنے کی بات کی جارہی ہے اور ممکن ہے کہ ان کی تعداد اس سے بھی زیادہ ہو۔ ان کے مطابق محکمہ داخلہ کی جانب سے صرف چند مخصوص ویڈیوز کو منظر عام پر لایا جارہا ہے، جس سے ایک بڑی سازش کا شبہ پیدا ہوتا ہے۔ انہوں نے یہ سوال بھی اٹھایا کہ کھرات کے قریبی افراد کے پاس سے بڑی مقدار میں برآمد ہونے والی جائیداد اور دولت کا اصل ذریعہ کیا ہے۔ اینڈھن کے بحران کے حوالے سے انہوں نے کہا کہ ملک میں پٹرول پمپوں اور ایل پی جی گیس کے لیے طویل قطاریں دیکھی جارہی ہیں، اس کے باوجود وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس کی جانب سے اس کا الزام راہل گاندھی پر عائد کرنا گمراہ کن ہے۔

# سنجے گاندھی بے سہارا، شراون بال اور معذور افراد کی فلاحی اسکیموں کے مستفیدین کی سہولت کے لیے پاتھری میں خصوصی پروگرام کا انعقاد

پربھنی:۳۱/مارچ (ورق تازہ نیوز):۔ضلع پربھنی کے پاتھری تعلقہ کے شہری اور دیہی علاقوں سے تعلق رکھنے والے سنجے گاندھی بے سہارا اسکیم، شراون بال اسکیم، ریاستی سرپرستی میں چلنے والی دیگر فلاحی اسکیموں اور اندرا گاندھی قومی معذور افراد اسکیم کے مستفیدین کے لیے انتہائی اہم اعلان کیا گیا ہے۔ ان تمام مستفیدین کے معذور افراد کے عالمی شناختی کارڈ کی جانچ پڑتال اور آدھار کارڈ کی باقاعدہ تصدیق کے عمل کو خوش اسلوبی سے مکمل کرنے کے لیے ۱۱/اپریل ۲۰۲۶ کو صبح ۱۰ بجے تحصیل دفتر پاتھری میں خصوصی تصدیقی اجتماع کا باقاعدہ انعقاد کیا جارہا ہے۔ متعلقہ انتظامیہ اور پاتھری کے تحصیلدار نے تمام معذور مستفیدین کو سختی سے ہدایت کی ہے کہ وہ اپنے عالمی شناختی کارڈ کی جانچ پڑتال اور آدھار کارڈ کی تصدیق کے اس لازمی اور اہم عمل کو مکمل کرنے کے لیے مقررہ تاریخ اور وقت پر تحصیل دفتر پاتھری کے سنجے گاندھی بے سہارا اسکیم کے مخصوص ذیلی دفتر میں لازمی طور پر حاضر ہوں۔ اس موقع پر مستفیدین کے لیے یہ شرط عائد کی گئی ہے کہ وہ اپنا اصل عالمی شناختی کارڈ، جدید برقیاتی نظام کے تحت حاصل کردہ معذوری کا مصدقہ اجازت نامہ اور اپنا اصل آدھار کارڈ لازمی طور پر اپنے ہمراہ لے کر آئیں۔ تحصیلدار پاتھری نے اپنی اپیل میں مزید کہا ہے کہ تمام مستفیدین اپنے عالمی شناختی کارڈ کی تصدیق کا عمل ترجیحی بنیادوں پر مکمل کروالیں۔ اس کے علاوہ، تصدیق کے عمل کو بلاتعطل مکمل کرنے کے لیے مستفیدین کو یہ خصوصی ہدایت بھی دی گئی ہے کہ وہ اپنا وہ مواصلاتی آلہ یعنی فون اور رابطہ نمبر بھی لازمی اپنے ساتھ رکھیں جو ان کے آدھار کارڈ کے سرکاری کوائف کے ساتھ منسلک ہے۔ انتظامیہ کی جانب سے تمام مستفیدین سے پرزور اپیل کی گئی ہے کہ وہ اس خصوصی اور اہم اجتماع میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت کریں تاکہ کوئی مستحق اور ضرورت مند شخص حکومت کی جانب سے ملنے والی مالی امداد سے کسی بھی صورت محروم نہ رہے۔

☆☆☆